Ch. Mahmood Ahmad Arif
DARUL-MASIH, QADIAN-143516
Distt. Gurdaspur, Punjab, India

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
REGD. NO. P/GDP. 3

جلد ۳۰
شمارہ ۱۵

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائب:- جاوید اقبال اختر

شرحِ چندہ
سالانہ ۲۰ روپے
ششماہی ۱۰ روپے
ممالکِ غیر بذریعہ بحری ڈاک ۸۰ روپے
فی پرچہ ۵۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. 143516

۳ر جمادی الثانی ۱۴۰۱ھ ۹ر شہادت ۱۳۶۰ ہش ۹ر اپریل ۱۹۸۱ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۶ر شہادت (اپریل)۔ حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں روزنامہ "الفضل" ربوہ مجریہ ۲۶ر امان (مارچ) کے ذریعہ موصول شدہ تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے"۔ الحمد للہ۔

احباب کرام التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہمارے پیارے آقا ایدہ اللہ الودود کو ہمیشہ صحت و عافیت سے رکھے اور مقاصد عالیہ میں غیر معمولی اور معجزانہ کامیابیاں عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین۔

قادیان ۶ر شہادت (اپریل)۔ مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ و بچگان اور جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ٭

جماعتِ احمدیہ کیرنگ (اڑیسہ) کا سترھواں کامیاب جلسہ سالانہ

محترم ناظر صاحب اعلیٰ، محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ اور جناب سٹیٹ منسٹر صاحب اڑیسہ کی شمولیت

★ آل انڈیا ریڈیو سے خصوصی پروگرام ★ پانچ افراد کا قبولِ احمدیت

رپورٹ مرسلہ: مکرم مولوی عبد الحلیم صاحب مبلغ سلسلہ کیرنگ (اڑیسہ)

خدا کے فضل و کرم سے جماعتِ احمدیہ کیرنگ کا سترھواں جلسہ سالانہ مورخہ ۲۷، ۲۸ کی تاریخوں میں منعقد ہو کر بفضلہ تعالیٰ نہایت کامیابی و کامرانی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ۔ اس جلسہ کے جملہ انتظامات کو عملی جامہ پہنانے کے لئے پہلے سے ہی ایک سب کمیٹی تشکیل دیدی گئی تھی۔ جس کی نگرانی میں جملہ امور بحسن و خوبی پایۂ تکمیل کو پہنچے۔

مہمانانِ کرام کی تشریف آوری

پروگرام کے مطابق مورخہ ۲۶/۲/۸۱ کو بوقت ½۷ بجے صبح محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان و محترم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ اور محترم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان خوردہ روڈ سے مقامی خدام کے انتظام کے تحت کیرنگ تشریف لائے۔ جبکہ محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ اس سے قبل کیرنگ پہنچ چکے تھے۔ علاوہ ازیں حیدر آباد سے محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت۔ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس۔ مکرم مقصود احمد صاحب قائد مجلس حیدر آباد۔ اور مکرم محمد عظیم الدین صاحب اسی طرح صوبۂ اڑیسہ کی جماعتوں سورو۔ بھدرک۔ تاراکوٹ۔ کٹک۔ ہلدی پدا۔ کرڈاپلی۔ پنکال۔ کوٹ پلہ۔ ارکھ پٹنہ۔ تالبرکوٹ۔ چودوار۔ سونگھڑہ۔ کیندراپاڑہ۔ بھوبنیشور۔ رنگاؤں۔ مانیکا گوڈا۔ اور ویناگڑھ سے بھی بہت سے احباب تشریف لائے۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور اراکین وفد کے استقبال کے لئے دو محرابیں بنائی گئی تھیں۔ سیکڑوں کی تعداد میں احباب جماعت اور بچے دو رویہ قطاروں میں کھڑے تھے۔ محترم حضرت صاحبزادہ صاحب اور محترم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی کے تشریف لانے پر فلک شگاف اسلامی نعروں کے درمیان گلپوشی کے ساتھ معزز مہمانوں کا والہانہ استقبال کیا گیا۔ اس کے بعد کیرنگ کی اکھاڑا پارٹی والے خدام نے مہمانانِ کرام کی آمد کی خوشی میں مختلف قسم کے جسمانی اور ورزشی کرتب پیش کئے۔ بعدہٗ مہمانانِ کرام کو مسجد احمدیہ میں لے جایا گیا۔

احباب جماعت سے انفرادی ملاقات سے فارغ ہو کر محترم حضرت صاحبزادہ صاحب مسجد کے کنویں کے پاس تشریف لے گئے۔ جہاں خدام کی کوشش اور احباب جماعت کے تعاون سے نمازیوں کے وضو کے لئے چند ہی دنوں میں کئی ہزار روپیہ خرچ کر کے ایک حوض بنایا گیا تھا۔ محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے اجتماعی دعا کے بعد موٹر کا سوئچ آن کر کے اس حوض کا افتتاح فرمایا۔

ٹھیک ½۱۰ بجے مسجد احمدیہ کے عقب میں مجالس انصار اللہ اڑیسہ کا صوبائی اجتماع محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی زیرِ صدارت منعقد ہوا۔ جس کی تفصیلی رپورٹ علیحدہ بھجوائی جا رہی ہے۔

جلسہ سالانہ کی تشہیر اور مقامِ اجتماع

کیرنگ کے سترھویں سالانہ جلسہ کے لئے ہزاروں کی تعداد میں چھوٹے اور بڑے پوسٹرز قرب و جوار میں خدام اور بعض انصار کے ذریعہ تقسیم کئے گئے۔ اسی طرح خوبصورت دعوتی کارڈ چھپوا کر بہت سے معززین کو بھجوائے گئے۔ آل انڈیا ریڈیو کے نمائندگان کو بھی دعوت دی گئی۔

جلسہ گاہ مسجد احمدیہ کے عقب میں تیار کیا گیا تھا۔ اور منارۃ محمود کو رنگ برنگے بلبوں کے ذریعہ سجایا گیا تھا۔ مسجد احمدیہ کا اندرونی حصہ مستورات کے لئے مخصوص تھا۔

پہلا اجلاس

جلسہ سالانہ کا پہلا اجلاس مورخہ ۲۷/۲/۸۱ کو بوقت نو بجے صبح زیر صدارت محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب منعقد ہوا۔ خاکسار کی تلاوتِ کلامِ پاک کے بعد صدر محترم نے پرچم کشائی کی۔ (جلسہ کے ایام میں دو روز باقاعدہ خدام نے جھنڈے کا پہرہ دیا) اس کے بعد مکرم روشن احمد خان صاحب نے خوش الحانی سے ایک نظم پڑھی۔

افتتاحی خطاب

محترم صدر جلسہ نے افتتاحی خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ صوبہ اڑیسہ کا یہ جلسہ پندرھویں صدی ہجری کا پہلا اور کیرنگ کا سترھواں سالانہ جلسہ ہے۔ آپ کے اس جلسہ کے انعقاد کا اصل اور بنیادی مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو جو نور ملا ہے اس نور سے آپ کے دوسرے بھائی بھی منور ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض جلیل القدر اور فدائی صحابہؓ کے بے مثال ایثار و قربانی کی متعدد ایمان افروز مثالیں پیش کرتے ہوئے محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ آپ تمام احباب خوش قسمت ہیں کہ آپ کو احمدیت کی روحانی نعمت ملی ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کے ایمان میں برکت ڈالے۔ اور آپ کو غلبۂ اسلام کی صدی کے لئے پوری طرح تیار ہونے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔ اس مقصد کی تکمیل کے لئے آپ بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کریں۔ تاکہ تاریخ میں آپ کے نام

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۰ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ٭

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۹ر شہادت ۱۳۶۰ ہش

اعلائے کلمۂ اسلام کیلئے مالی قربانیوں کی اہمیّت

اسلامی نظریہ کے تحت جہاد مومن کے صرف اُس مجاہدانہ عمل کا نام نہیں جو عام طور پر راہِ حق میں خون بہانے اور اپنے نفس کی قُربانی پیش کرنے سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ بلکہ اِعلائے کلمۂ اسلام کے لئے ضرورتِ حقّہ کے مطابق مومن کی طرف سے پیش کی جانے والی ہر مخلصانہ قُربانی خواہ وہ اپنی نوعیت کے اعتبار سے کتنی ہی معمولی کیوں نہ ہو جہاد فی سبیل اللہ کا درجہ رکھتی ہے۔ اِس وسیع مفہوم کے اعتبار سے خدمت و اشاعتِ دین کے اہم ترین تقاضوں کو پورا کرنے والی مومن کی ہر مخلصانہ جد و جہد بلاشبہ اللہ تعالےٰ کی دائمی خوشنودی کو جذب کرنے والی ایک ایسی مقبول عملی عبادت ہے جس کے لئے مومن کی زندگی کا ہر لمحہ اپنے مولیٰ کی راہ میں یوں وقف ہوتا ہے گویا اس نے اپنی ہر خواہش کو اللہ تعالےٰ کی رضا کی دائمی جنّتوں کے حصول کے عوض بیع کر دیا ہو۔ مومن کی یہی وہ حقیقی اور امتیازی شان ہے جس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن حکیم میں فرماتا ہے:-

اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَ
اَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ ۔ (التوبہ : ۱۱۱)

یعنی اللہ تعالےٰ نے مومنوں سے اُن کی جانوں اور مالوں کو اِس وعدہ کے ساتھ خرید لیا ہے کہ اُن کو جنّت حاصل ہو —— اِس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالےٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی کی دائمی جنّتوں کا وارث بننے کے لئے ضروریاتِ حقّہ کے مطابق جہاد بالنفس کی طرح جہاد بالمال کو بھی بڑی بھاری اہمیت کا حامل قرار دیا گیا ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ خدمت و اشاعتِ دین کے لئے مومن کا ہر مخلصانہ عمل اسلامی اصطلاح میں جہاد فی سبیل اللہ کا درجہ رکھتا ہے۔ مگر اس کے لئے بُنیادی شرط یہی ہے کہ وہ عملی قدم وقتی مصالح اور ضروریاتِ حقّہ کے مطابق اُٹھایا گیا ہو۔ اب رہا یہ سوال کہ اس بُنیادی شرط کی تکمیل کیوں کر ہو ——؟ تو یہ امر خود مومن کی اپنی خدا داد ذہنی فراست سے تعلق رکھتا ہے۔ کہ وہ اعلائے کلمۂ اسلام کے مہتمم بالشان اغراض و مقاصد کی تکمیل کے لئے سب سے پہلے ضروریاتِ حقّہ کا جائزہ لے اور پھر اپنی استطاعت کے مطابق اِن ضروریات کو پُورا کرنے میں جُٹ جائے ——!!

الٰہی نوشتوں کے مطابق یہ زمانہ بلاشبہ اسلام کے اِحیاء اور اس کی نشأۃِ ثانیہ کے لئے مقرر ہے۔ مگر غلبۂ اسلام کی یہ بابرکت آسمانی مُہم اپنی تکمیل کے لئے خود ہم سے بھی کتنی عظیم قُربانیوں کا مطالبہ کر رہی ہے ——؟ ملاحظہ کیجئے! سیّدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ و السّلام تحریر فرماتے ہیں :-

”اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی مَوت ہے جس پر اسلام کی زندگی، مُسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلّی موقوف ہے۔ اور یہی وہ چیز ہے جس کا دُوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔ اسی اسلام کا زندہ کرنا خدا تعالیٰ اب چاہتا ہے۔“ (فتح اسلام ص ۱۶-۱۷)

حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ و السّلام کے اِس بصیرت افروز ارشاد کی تعمیل میں بفضلِہٖ تعالےٰ آج جماعتِ احمدیہ اکنافِ عالَم میں تبلیغ و اشاعتِ دین کی غرض سے عملی رنگ میں جہاد بالقرآن کا جو مقدّس اور اہم ترین فریضہ انجام دے رہی ہے اس میں مخلصینِ جماعت کی طرف سے مستقل طور پر پیش کی جانے والی دیگر تمام قربانیوں کے ساتھ ساتھ قابلِ رشک مالی قُربانیوں کا بھی بہت بڑا حصّہ ہے۔ اور یہ امر ہماری انتہائی خوش بختی پر دلالت کرتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل و احسان سے جہاں ہمیں مامورِ وقت کی شناخت کی توفیق عطا کرتے ہوئے اس کی پاکیزہ رُوحانی جماعت میں داخل ہونے کی سعادت سے نوازا ہے وہاں ہمیں اس مقدّس رُوحانی وجود کے ذریعہ جاری ہونے والی تبلیغ و اشاعتِ دین کی بابرکت آسمانی مُہم میں شمولیت کے بیش بہا مواقع بھی عطا فرمائے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک حمدًا کثیرًا لا یُعَدُّ و لا یُحْصٰی۔

جیسا کہ احبابِ جماعت اِس امر سے بخوبی واقف ہیں کہ جماعتی چندہ جات کی بیشتر مدّات صدر انجمن احمدیہ کے سالانہ بجٹ سے تعلق رکھتی ہیں۔ بالخصوص وہ چندہ جات جو سیّدنا حضرت مسیح پاک علیہ السّلام کے ذریعہ آپؑ ہی کے زمانہ مبارک سے جاری ہونے کی وجہ سے لازمی نوعیّت کے حامل ہیں صدر انجمن احمدیہ کے مالی نظام کے لئے ریڑھ کی ہڈّی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ پس اب جبکہ موجودہ مالی سال کے ختم ہونے میں چند یوم باقی رہ گئے ہیں، مخلصینِ جماعت کا فرض ہے کہ وہ نہ صرف مالی سال کے اندر اندر اپنے لازمی اور طوعی ہر قسم کے چندہ جات کی سو فیصد ادائیگی کی فکر کریں۔ بلکہ یکم مئی ۱۹۸۱ء سے شروع ہونے والے نئے مالی سال اور پھر اس کے بعد کے سالوں میں اپنی مالی قُربانیوں کے معیار کو بلند سے بلند تر کرتے چلے جائیں۔ تا کہ بحیثیت جماعت غلبۂ اسلام کی موجودہ صدی میں ہم اُن تمام اہم ذمّہ داریوں سے کماحقّہٗ طریق پر عُہدہ برآ ہو سکیں جو اللہ تعالےٰ کے برگزیدہ مامور کی طرف سے ہم پر عائد کی گئی ہیں۔ اور جن میں ضروریاتِ حقّہ کے ماتحت ہر لمحہ اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ ہمارے جان و دِل سے محبوب اور پیارے امام ایّدہ اللہ الودود نے ابھی حال ہی میں جماعتِ احمدیہ نائیجیریا کے دوسویں جلسہ سالانہ کے لئے جو بصیرت افروز پیغام ارسال فرمایا ہے۔ اس میں حضور نے بالواسطہ طور پر تمام افرادِ جماعت کو اسی امر کی جانب توجہ دِلائی ہے۔ حضور فرماتے ہیں :-

”میری رُوحانی آنکھ دیکھ رہی ہے کہ یہ صدی انشاء اللہ تعالیٰ غلبۂ اسلام کی صدی ہوگی۔ اِس صدی میں اسلام اپنے نُور، حُسن اور قوّتِ اِحسان کے ساتھ دُنیا کے دِلوں کو خُدا اور اِس کے رسُول حضرت محمّد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلّم کے لئے خدا کے فضل سے جیت لے گا...... غلبۂ اسلام کا یہ دِن تو بہر حال آکر رہے گا۔ مگر اس کے لئے ہم سب کو قربانیاں دینی ہوں گی۔ اِس لئے آؤ، آج ہم یہ عہد کریں کہ پندرھویں صدی میں اسلام کے حق میں جو انقلاب بپا ہو رہا ہے، اِس کے لئے خدا تعالےٰ ہم سے جو قُربانی بھی مانگے گا وہ ہم اس کی راہ میں پوری بشاشت کے ساتھ پیش کریں گے۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین“

خورشید احمد انور

خطبہ جمعہ

مرنے کے بعد انسان کو جو زندگی نصیب ہوگی اس میں گو عمل اور مجاہدہ ہے

مگر

کوئی امتحان نہیں جس میں ناکامی کا خطرہ ہو

ہاں اس زندگی میں ہر آن خطرہ موجود ہے اس لئے انسان کو مرتے دم تک خدا تعالےٰ کی پسندیدہ راہوں پر چلتے رہنا چاہیئے

پھر یہ بھی ضروری ہے کہ انسان اپنے اعمال اور صلاحیت پر بھروسہ نہ کرے بلکہ ثباتِ قدم کے لئے خدا تعالےٰ سے استعانت اور دعا کرتا رہے

نیکی کے ہر کام کو اس طرح نہ کرو کہ اس سے فتنہ و فساد پیدا ہو۔ بلکہ اس طرح کرو کہ اس کے نتیجہ میں ہر قسم کی برائی کا علاج ہو جائے

از حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۷ تبلیغ ۱۳۶۰ ہش مطابق ۲۷ فروری ۱۹۸۱ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:-
سورۃ رعد میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے:-

وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۝
(الرعد آیت ۲۳)

اس آیۂ کریمہ میں ایک بنیادی بات بتائی گئی ہے جس کا تعلق انسانی زندگی کے ہر لحظہ سے ہے اور وہ یہ ہے:

وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ

جنہوں نے اپنے رب کی رضا کی طلب میں ثابت قدمی سے کام لیا۔

یہ جو وفا اور ثباتِ قدم ہے اس کا تعلق انسانی زندگی کے، فردی زندگی کے کسی خاص وقت کے ساتھ نہیں۔ صبح کے ساتھ نہیں کہ ظہر کے ساتھ نہ ہو۔ اور ظہر کے ساتھ نہیں کہ شام کے ساتھ نہ ہو۔ زندگی کا لحظہ

خدا تعالےٰ کی رضا کی طلب

میں خرچ ہو، اسے اس آیت کی روشنی میں ثباتِ قدم کہا جائے گا تو جو استقامت کے ساتھ ثباتِ قدم کی جو راہ ہے، وفا اور استقامت کا جو اُسوہ ہے اس کی پیروی کرتے ہوئے اپنی زندگی کے دن گزاریں گے۔ انہیں "الدار" جو جنت انسان کے لئے اللہ تعالیٰ نے مقدر کی ہے جب وہ اپنے بندے سے راضی اور خوش ہو جاتا ہے اس جنت کا بھی بہترین بدلہ ملے گا۔ جنت میں جانے والے کم درجہ کے متقی اور درمیانے درجہ کے متقی اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم جیسا انسان بھی ہے۔ اور ہر استعداد کے لوگ ترقی کرتے چلے جائیں گے۔ اس واسطے وہاں بھی درجات ہیں۔ وہاں بھی ترقیات ہیں۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ جنت میں مرنے کے بعد جو زندگی ہے وہ ایک نکمی زندگی ہے۔ وہاں عمل اور مجاہدہ نہیں۔ یہ تصور اسلام نے ہمارے سامنے پیش نہیں کیا۔ اسلام کہتا ہے کہ مرنے کے بعد جو زندگی ہے اس میں عمل بھی ہے۔ مجاہدہ بھی ہے۔ کوشش بھی ہے۔ لیکن امتحان نہیں۔ یعنی یہ خطرہ نہیں کہ جنت میں داخل ہونے کے بعد کسی امتحان میں ناکام ہونے کی وجہ سے انسان کو باہر بھی نکالا جا سکتا ہے۔ لیکن اس زندگی میں یہ خطرہ ہر آن موجود ہے۔ اسی وجہ سے کہا گیا ہے کہ

دعا کرتے رہو کہ خاتمہ بالخیر ہو

کہ مرتے دم تک انسان اس راہ پر چل رہا ہو جو راہ اللہ کو پسند اور پیاری ہے۔ جو راہ اس کی رضا کی جنتوں کی طرف لے جانے والی ہے۔

تو بنیادی چیز جو یہاں بتائی گئی وہ ثبات قدم پر قائم رہنا ہے۔ صبر سے کام لیا اور استقامت دکھائی۔ اس کے بعد جو باتیں بتائی ہیں ان کا تعلق بھی اسلامی شریعت کے سب احکام کے ساتھ ہے۔

بنیادی بات، اس صبر کی کوشش کے بعد یہ ہے کہ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حکم تو ہے میرا کہ میری رضا کی طلب میں ثابت قدم رہو۔ لیکن اپنی کوشش سے ایسا کرنا تمہارے لئے ممکن نہیں، اس لئے نماز کو اور دعا کو مضبوطی سے پکڑو۔ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ۔ الصَّلٰوة کے معنی فرائض نمازیں، جو ہم پڑھتے ہیں پانچ وقت دن میں اپنی شرائط کے ساتھ وہ بھی ہے۔ اور الصلوٰۃ کے معنے دعا کے بھی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جو پانچ وقت کی نماز ہے وہ تو ہر وقت کی دعا کے لئے ستون کا کام دیتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان کی زندگی کا ایک لمحہ بھی اللہ تعالےٰ کی یاد سے خالی نہ ہو تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر میری رضا کی طلب میں ثابت قدم رہنا چاہتے ہو تو محض اپنے زور پر، اپنے اعمال پر، اپنی صلاحیتوں پر بھروسہ نہ کرنا۔ تمہیں ثباتِ قدم کے لئے میری مدد کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے مجھ سے دعائیں مانگو تاکہ جو تمہیں میں دینا چاہتا ہوں تمہاری زندگیوں میں تم اس کو حاصل کر لو۔

دوسری بات یہ بتائی کہ ثباتِ قدم اللہ تعالیٰ کی رضا کی طلب میں جو ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ

قرآن کریم کے ہر حکم کے پابند رہو

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ نماز پڑھ لی، مسجد میں آکے، یہ کافی ہے۔ بعض لوگ بڑے علم میں ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ مسجد میں آکر لمبے لمبے نوافل پڑھ لئے اور لوگوں کی نظر میں آ گئے۔ بزرگ بننے کے لئے یہ کافی ہے۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ رمضان کے روزے بھی رکھ لئے اس کے ساتھ تو پھر تو کوئی شبہ نہیں رہا کہ اللہ تعالیٰ ہم پر وہ فضل نازل کرے گا جو اُن لوگوں پر ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ کی رضا کی طلب میں صبر اور ثباتِ قدم کا نمونہ دکھاتے ہیں۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ نماز اور روزے کے ساتھ اگر حج ہو جائے، اگر میں زکوٰۃ دے دوں تو یہ کافی ہے۔ یہ نہیں۔ قرآن کریم نے سات سو سے زیادہ احکام بیان کئے ہیں جو ہماری زندگیوں کا احاطہ کئے ہوئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ قرآن کریم قیامت کے دن تم سے سوال کرے گا، تمثیلی زبان میں بات کی،

کہ آیا تم قرآن کریم پر عمل کرتے رہے ہو یا نہیں؟ قرآن کریم نے صرف یہ نہیں کہا کہ نمازیں پڑھو۔ دُعائیں کرو۔ روزے رکھو۔ حج کرو۔ زکوٰۃ دو۔ قرآن کریم نے صرف یہی نہیں کہا کہ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ (البقرہ آیت: ۴) کہ جو کچھ بھی تمہیں دیا گیا ہے اس میں سے خدا تعالیٰ کی راہ میں اس کے حکم کے مطابق خرچ کرو۔ اتنا بھی نہیں یعنی سارے احکام کی پابندی بھی کافی نہیں اس کے لئے بھی ایک شرط لگا دی

وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ

تمہیں دیا تو الحسنۃ گیا ہے۔ لیکن تمہارے اُوپر یہ بھی ذمہ داری ہے کہ اِس حسنہ کے ذریعے فساد نہ پیدا ہو۔ بلکہ بُرائی اور فساد اور فتنے کو دُور کرنے والے ہو تم۔

قرآن کریم نے صرف یہ جو

موٹی موٹی چیزیں

ہیں پانچ دس صرف، اُن کا حکم نہیں دیا۔ قرآن عظیم تو بڑی عظیم کتاب ہے۔ اس نے یہ بھی کہا ہے کہ میرے جیسی عظیم کتاب کو اتنی بلند آواز سے نہ پڑھو کہ کسی دوسرے کو تکلیف پہنچے اس کی وجہ سے۔ ہمسائے میں ایک بیمار پڑا ہے۔ رات کو اس کے شدید درد اُٹھا۔ (مثلاً) صبح تین بجے تک وہ تڑپتا رہا۔ دوائیاں اس کو دی گئیں۔ تین بجے اس کی آنکھ لگی اور ہمسائے اگر زور زور سے قرآن کریم کی تلاوت شروع کر دیں جس سے اس بیمار کی نیند خراب ہو۔ قرآن کریم کہتا ہے تم قرآن تو پڑھ رہے ہو لیکن گناہ کر رہے ہو۔ قرآن کریم نے کہا ہے مجھے پڑھنا ہے تو عَلٰى مُكْثٍ اس طریقے پہ پڑھو کہ کسی اور کے لئے تمہاری تلاوت، تمہارا پڑھنا وجہِ تکلیف نہ بنے۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ شرک بہت بڑا ظلم ہے۔ بہت بڑا گناہ ہے لیکن جو شرک کا مرتکب ہونے والا ہے اس کو سزا دینا یا معاف کرنا یہ میرا کام ہے تمہارا نہیں ہے۔ تم نے ایک مشرک کے جذبات کو بھی ٹھیس نہیں پہنچانی۔

تو قرآنِ کریم کوئی معمولی کتاب نہیں۔ نہ پانچ دس باتوں پر اسے مشتمل سمجھا جا سکتا ہے کہ بس اسی پر مشتمل ہے یہ۔ اور کوئی باریکیاں اور حُسن اور نور اور وہ وسعت جس نے ہماری زندگیوں کا احاطہ کیا ہُوا ہے وہ اس میں نہیں، یہ غلط بات ہے۔

زندگی اسلام میں ہو کر گزارو

جس کو ہم دُوسرے لفظوں میں کہتے ہیں فنا فی اللہ ہونا یعنی اللہ تعالیٰ کی محبت میں اس کے حکم کے سامنے سر جُھکا دینا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اسلام کے ایک معنی یہ ہیں کہ جس طرح ایک بکرا مجبوراً قصائی کی چھری کے سامنے اپنی گردن رکھ دیتا ہے اسی طرح تم، جبر سے نہیں بلکہ، اپنی خوشی اور رضا سے خدا تعالیٰ کے سامنے اپنی گردن رکھ دو اور اس کے بعد ایک نئی زندگی کو حاصل کرو۔ اور اس کے بعد أُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ میں جو وعدہ دیا گیا ہے اس کے وارث بنو۔

اِس چھوٹی سی آیت میں دراصل اسلامی تعلیم کا خلاصہ بیان کر دیا گیا۔ خُدا تعالیٰ کے دامن کو مضبوطی سے پکڑنا۔ وفا سے زندگی گزارنا۔ ثباتِ قدم ہونا۔ کسی ایک حکم میں بھی اس کی ناراضگی مول نہ لینا۔ دوسرے یہ کہ ان چیزوں کے حصول کے لئے محض اپنی طاقت اور صلاحیت کو کافی نہ سمجھنا۔ محض اپنے اخلاص اور صحتِ نیت پر بھروسہ نہ کرنا۔ بلکہ یہ جاننا سب کچھ کرنے کے بعد، کہ میں نے کچھ نہیں کیا۔ اگر خدا تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت میرے اعمال کو قبول نہ کرلے۔ اس وقت تک ان کی وجہ نا نہیں نکل سکتی جس کا وعدہ اِس آیت میں کیا گیا۔

تیسرے یہ کہ جو چیز بھی اللہ تعالیٰ نے انسان کو دی، مال دیا، دولت دی، اثر اور رسُوخ دیا۔ علم دیا اور فراست دی، ہزار باتوں میں مہارت کا ملکہ دیا۔ زندگی دی، اولاد دی، ہر چیز کو خدا تعالیٰ کی امانت سمجھنا اور ہر چیز سے سلوک اس حکم کے مطابق کرنا جو خدا تعالیٰ نے دیا۔ اور سِرًّا وَّعَلَانِيَةً احکام بجالانا، بڑا وسیع حکم ہے یہ "انفاق" یعنی اللہ تعالیٰ نے جو بھی دیا، اس میں سے خرچ کرنا۔ بعض باتیں ہیں جو سِرًّا کی جاتی ہیں۔ بعض چیزیں ہیں جو علانیہ کی جاتی ہیں۔ بعض اعمال ہیں جو دونوں طرح کئے جا سکتے ہیں۔ یعنی کبھی علانیہ کبھی مخفی طور پر۔ مثلاً تہجد، تہجد کی نماز بنیادی طور پر سِرًّا ہے۔ تنہائی میں اپنے محبوب اللہ کا اظہار کرنا۔ خدا تعالیٰ سے عاجزانہ دُعائیں کرنا۔ اس کی حمد کرنا۔ کسی کو دُکھ نہیں پہنچانا۔ کسی کو ستانا نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ایک رات گشت کی مدینے کی۔ اگلے دن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ تم تہجد بہت اُونچی آواز سے پڑھ رہے تھے۔ یہ کیوں؟ انہوں نے عرض کی کہ میں اس طرح اپنے شیطان کو ڈنڈے مار رہا تھا۔ قرآن کریم سے بھاگتا ہے وہ۔ آپؐ نے کہا، نہیں اس طرح اتنی اُونچی آواز سے نہیں پڑھنا۔ آواز آتی ہونی چاہیئے بالکل خاموش بھی نہیں،

یہ یاد رکھیں تہجد کی نماز کے متعلق یا اَور دُعائیں جو آدمی کرتا ہے تنہائی میں اس کے متعلق بنیادی حکم یہ ہے کہ نہ بالکل دل میں کرو دُعا کہ اپنے کان تک بھی آواز نہ آئے۔ خیال ہی خیال میں رہے۔ یہ صحیح ہے کہ خدا تعالیٰ کو دلوں کا حال معلوم ہے وہ جانتا ہے تمہارے دِل میں کیا خیالات دُعائیہ گزر رہے ہیں۔ اسی حدیث میں ہے کہ

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہُ

سے یہ سوال کیا آپؐ نے کہ اتنی آہستہ کیوں پڑھ رہے تھے کہ آواز ہی نہیں نکلی مُنہ سے۔ آپؓ نے عرض کی خدا تعالیٰ تو دلوں کا حال جاننے والا ہے۔ اس کے سامنے اُونچی بولنے کی ضرورت نہیں۔ آپؐ نے کہا ٹھیک ہے اُس کے سامنے تو اُونچا بولنے کی ضرورت نہیں۔ مگر تمہیں اتنا اُونچی ضرور چاہیئے دُعا کے وقت کہ تمہارے اپنے کان تک تمہاری آواز پہنچ جائے۔ اب میں نے تین دفعہ الحمدللہ کہی تو میرے اپنے کانوں نے بھی نہیں سُنی آپ نے بھی نہیں سُنی یہاں۔ اور اگر میں اس طرح کہوں گھر میں لاؤڈ سپیکر تو کوئی نہیں لگا ہُوا الحمدللہ، الحمدللہ، الحمدللہ۔ (آہستہ آواز میں۔ ناقل) میرے کان نے سُن لی ہے۔ اور اگر وہاں لاؤڈ سپیکر نہیں ہے تو آپ کے کان یا میرے پاس بیٹھا ہُوا بھی نہیں سُن سکے گا۔ جہاں بیچ میں ایک دیوار آگئی وہ بھی نہیں سُن سکے گا۔ اپنے گھر کے جو چھوٹے بچے ہیں وہ ڈسٹرب (DISTURB) نہیں ہوں گے۔

تو وہ دُعائیں جو تنہائی میں کی جاتی ہیں ان کے متعلق حکم یہ ہے کہ وہ سِرًّا ہوں۔ خصوصاً تہجد کی نماز اُونچی اُونچی نہ ہو۔ اس میں بعض استثناء ہیں۔ مثلاً رمضان کے مہینے میں۔ لیکن وہ جو ہم تراویح کی شکل میں نوافل پڑھتے ہیں، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے پتہ لگتا ہے کہ گھر میں پڑھنا زیادہ اچھا ہے۔ لیکن بعض کمزور لوگ چونکہ گھروں میں نہیں پڑھ سکتے اُن کو اس نیکی سے رمضان میں محروم کرنا پسند نہیں کیا گیا۔ اس لئے اُن کے لئے تراویح مقرر کر دی گئیں۔ ورنہ تہجد گھر کی نماز ہے۔ خاموشی کی نماز ہے۔ اور میں نے بتایا اصل تو بُنیاد ہے صبر لِرضاء باری، یعنی ثابت قدم رہنا اللہ تعالیٰ کی رضا کی طلب میں۔ اس کے لئے ایک تو یہ کہا کہ

دُعائیں کرو

اس کے بغیر تمہیں ثباتِ قدم نہیں مل سکتا۔ دُوسرے یہ کہا کہ ایک آدھ چیز نہیں بلکہ ہر وہ طاقت اور صلاحیت اور قابلیت اور ہُنر جو تمہیں دیا گیا ہے۔ یا دولت یا مال یا اقتدار یا فراست کے نتیجے میں شہرت جو تمہیں ملی ہر چیز کو تم نے خدا تعالےٰ کے احکام کے مطابق خرچ کرنا اور استعمال کرنا ہے۔

اور تیسرے یہ کہا کہ

وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ

یہ نیکی کے کام ہیں۔ نیکی کے کام کو اس طرح نہ کرو کہ اس کے نتیجہ میں فتنہ و فساد پیدا ہو بلکہ اِس طرح کرو کہ جس کے نتیجے میں فتنہ اور فساد اور بُرائی اور سیئہ جو ہے اس کا علاج ہو جائے۔ اور دُور ہو وہ۔ اور اِن ساری باتوں کا نتیجہ یہ نکلے گا اگر اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے اپنے فضل اور رحمت سے کہ ہم اس کی رضا کے لئے اس کے حکم کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے والے ہوں کہ

أُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ

اپنی اپنی طاقت اور صلاحیت کے مطابق جو کام کئے ہوں گے، اور مقبول ہو جائیں گے وہ۔ اس کے مطابق ہمیں مقام مِل جائے گا جنّت میں —!!

اللہ تعالےٰ ہمارے لئے اپنی رضا کی جنّتوں میں جگہ بنائے اور اپنا فضل اور رحمت اِس دُنیا میں بھی اور اُس دُنیا میں ہم پر کرے۔ آمین ٭

(از روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ مورخہ ۱۸ مارچ ۱۹۸۱ء)

قسط دراز ششم

آرہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج ! ٭ نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگاہ زندہ وار

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

”حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کشمیر میں وفات پائی“

(مُصنّفہ : اے فیبر قیصر)

تلخیص و ترجمہ : محترم منظور احمد صاحب سوز ایم۔اے وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

باب ۳

(حضرت) عیسیٰ علیہ السلام کی حیاتِ ثانی

”اور اگر مسیح نہیں جی اُٹھا تو ہماری منادی بھی بے فائدہ اور تمہارا ایمان بھی بے فائدہ۔ بلکہ ہم خدا کے جھوٹے گواہ ٹھہرے کیونکہ ہم نے خدا کی بابت یہ گواہی دی کہ اُس نے مسیح کو جِلا دیا۔ حالانکہ نہیں جِلایا۔ اگر بالفرض مُردے نہیں جی اُٹھتے۔“

(۱-کرنتھیوں ۱۵ : ۱۴، ۱۵)

اب ہم جائزہ لیں گے کہ حضرت عیسیٰ کے زخموں کا کس طور پر علاج معالجہ کیا گیا اور انہوں نے کس طرح مقبرہ کو خیر باد کہہ کر اور اپنے دُشمنوں سے فرار ہو کر اسی کرۂ ارض پر ایک نئی زندگی کا آغاز کیا۔ جیسا کہ بائیبل ہمیں مطلع کرتی ہے کہ وہ مقبرہ چھوڑنے کے بعد ملکوتی و آسمانی وجود نہیں۔ بلکہ انسانی شکل و صُورت میں اپنے شاگردوں کو نظر آئے۔ انہوں نے مقبرہ سے رخصت ہوتے وقت اُس کے مُنہ پر سے پتھر کو ہٹایا۔ اور اس کے بعد کے ایام میں وہ اپنے شاگردوں سے ملے۔ اُن کو اپنے زخم دکھائے اور اُن کے ہمراہ روٹی اور مچھلی نوش فرمائی اور گلیل کا سفر اختیار کیا۔ ہم تجزیہ کریں گے کہ انہوں نے پلاطوس کی حدودِ مملکت سے کس طرح رازدارانہ طور پر مشرق کی جانب ہجرت فرمائی۔

ابتداءً یہ مناسب نظر آتا ہے کہ رفع الیٰ السماء کی حقیقت کا جائزہ لیا جائے کہ اگر وہ واقع ہوئی تو اس کا کس طرح ادراک ممکن ہے چنانچہ اس کے واقعیت پسندانہ تجزیہ کے لئے ڈاکٹر ہربرٹ ہیگ کی ”بائبل میکسی کن“ سے ان کا اس بارہ میں تحریر کردہ مقالہ کا براہِ راست مندرجہ ذیل حوالہ دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

مسیح کے دوبارہ جی اُٹھنے کے چالیس دن بعد ان کا زیتون کے پہاڑ سے مرئی رفع کا بیان لوقا نے اوّلاً اعمال اور اس کے بعد اپنی انجیل میں مختصراً درج کیا ہے۔ (۲۴ : ۵۱) جیسا کہ بعض ناقدین کا خیال ہے۔ بہرحال یہ بیان الحاقی قرار نہیں دیا جاسکتا۔ کیونکہ لوقا کے بعد کی تمام تحریر کا اندازِ بیان اسی سے مطابقت رکھتا ہے۔ اور اس ضمن میں نہ ہی یہ بحث قابلِ پذیرائی نظر آتی ہے کہ ”اعمال“ اور لوقا میں یہ بیان قطعاً نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ بعض مغربی خاندانوں کے قلمی نسخوں میں اسی بیان کو تحریفی تصوّر کرتے ہوئے حذف کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ یہ خود لوقا کے بیان ہیں جن کی اوّلاً وہ اعمال اور اس کے بعد اپنی انجیل میں وضاحت کرتا ہے۔ اور مسیح کے دوبارہ جی اُٹھنے اور آن کے رفع الیٰ السماء میں چالیس دن کا وقفہ بتاتا ہے۔ اس نظارہ کو ”بیت عنیا“ کے نزدیک زیتون کے پہاڑ پر جغرافیائی صحت کے ساتھ بیان کرنے کا مقصد بھی یہی ہے کہ لوقا ہم کو یہ باور کرانا چاہتا ہے کہ یہ واقعہ اس کے لئے متعیّنہ تاریخی یادداشت کی حیثیت رکھتا ہے۔ مقامی روایات نے اس نظارہ کا محلِ وقوع خود بخود زیتون کے پہاڑ کا بلند ترین نقطہ مقرر کر لیا۔ اور چوتھی صدی عیسوی سے اس جگہ کو متبرک اور مقدس تسلیم کرنا شروع کر دیا۔

تاہم عہدنامہ جدید کے مصنّفین میں لوقا ہی ایسا مصنّف ہے جو (حضرت) مسیح کے رفع کو وقت و مقام کے تعیّن کے ساتھ مرئی اور قابلِ قبول وضاحت کے ساتھ پیش کرتا ہے۔ دیگر مصنّفین اس کی توثیق و تصدیق پر اکتفا کرتے ہوئے اس بات پر مطمئن نظر آتے ہیں کہ (حضرت) مسیح کا رفع الیٰ السماء دوبارہ جی اُٹھنے کا لازمہ ہے۔ جہاں وہ خدا کے داہنے ہاتھ پر بصد افتخار جلوس فرما ہیں۔ اور وہیں سے اپنی بعثتِ ثانیہ کے وقت واپس تشریف لائیں گے۔ ارضی زندگی کے بعد (حضرت) مسیح کا یہ آسمانی قیام قدرتی طور پر ان کے رفع الیٰ السماء کو پیش کرتا ہے۔ حالانکہ یہ حادثہ بڑے رازدارانہ طور پر وقوع میں آیا۔ جو اس کو متعیّن رنگ میں پیش کرتے ہیں وہ بھی اس کو تسلیم عقیدہ کے طور پر ہی پیش کرتے ہیں نہ کہ مظہرِ قدرت کے رنگ میں، جس کا انہوں نے خود مشاہدہ کیا تھا۔

لوقا کی اس تصدیق کی بے نظیری کے اثرات عیسائیت کی ابتدائی روایات پر اوّلاً غیر متعلق اور غیر یقینی نظر آتے ہیں۔ چوتھی صدی عیسوی تک ”اعمال“ کا یہ بیان صرف پادریوں کے گروہ تک ہی محدود تھا۔ اس سے قبل بعض اس کو قطعی بیان نہیں کرتے۔ (مثلاً کلیمنٹ روم، ڈی ڈاکے، اگناٹیس این ٹیاک، پالی کریپ اور ہرمس) اور جو بیان بھی کرتے ہیں وہ اس کی ماہیت اور تاریخ سے متفق نظر نہیں آتے۔ درحقیقت معدودے چند ہی رفع الیٰ السماء کی ماہیت کو صحت کے ساتھ بیان کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اس کو غیر معمولی وسعت دیتے ہیں۔ جس کو تاریخی حقائق رد کر دیتے ہیں۔ متعدد تصدیقات رفع کی تاریخ کی تعیین بھی کرتی ہیں۔ لیکن اس میں بھی قابلِ توجہ اختلاف پایا جاتا ہے۔ لوقا (۲۴ : ۵۱) یوحنا (۲۰ : ۱۷) سینٹ پیٹر (۵۶) اور برنباس (۱۵ : ۹) وغیرہ۔ اس کو ایسٹر کے دن بتاتے ہیں جبکہ دوسرے اس کی اٹھارہ ماہ بعد کی تعیین کرتے ہیں۔ یعنی اسنیشن آف عیسا (۹ : ۱۶) ایرینوسس (IRENAEUS) (۲ : ۳، ۳۰ : ۱۴) اور صوفیہ پس ٹس (۱ : ۲) اور کتاب جیو (۴۴) اس کو بارہ سال کی مدت کے بعد واقع ہونا بتاتے ہیں۔ کچھ ابتدائی لاٹ پادری جیسے جسٹن، ٹرٹولین اور جیروم اس کو دوبارہ جی اُٹھنے کے دن اور کبھی کبھی اس کے چالیس دن بعد بھی بتاتے ہیں۔

ابتدائی روایات میں رفع الیٰ السماء کی تاریخ اور ماہیت کے ان انحرافات کا سبب اکثر ناقدین کو اس کی افسانوی نوعیت میں نظر آتا ہے اُن کے خیال میں یہ فرضی داستان (حضرت) مسیح کی آسمانی فتح کے نئے عقیدہ کے طور پر بعد میں تدریجاً وجود میں آئی۔ اِس نظریے کے بموجب (حضرت) مسیح کی موت پر اس عظیم الشان فتح کا اوّل اوّل خالصتاً رُوحانی رنگ میں ادراک کیا جاتا ہوگا۔ جس سے ان کی رُوح متاثر ہو کر موت پر منتج ہوئی۔ لیکن بعد میں بالخصوص عذرخواہانہ طور پر اس فتح کو مادی شکل و صُورت دینے کی کوشش و جدوجہد کی گئی۔ اور اس میں ان کے جسدِ خاکی کو مع احتیاجِ خورد و نوش بھی شامل کر لیا گیا۔ جو حواس کے لئے قابلِ فہم و ادراک تھا۔ چنانچہ اس سے پھر نتیجۃً مقبرہ کے خالی ہونے اور مرئی رفع کے افسانہ کی داغ بیل پڑ گئی۔

اِس حقیقت سے قطعِ نظر ایسے نظریات عہدنامہ جدید کے بیانات کی تاریخی اقدار کے ساتھ ساتھ اداسیگی حق انصاف میں ساقط ہو جاتے ہیں۔ اور حیاتِ جاودانی کے تصوّر کو اختیار کر بیٹھتے ہیں۔ جو دراصل یونانی ہیں نہ کہ سامی۔ چنانچہ یہودیوں اور اسی طرح حواریوں کے لئے جسدِ خاکی کے بغیر (حضرت) مسیح کی موت پر فتح پانا ناقابلِ تسلیم تھی۔ کیونکہ ان کی نظر میں موت گناہوں کی سزا تھی۔ اور گناہ جتنا جسم کو متاثر کرتا ہے اسی قدر رُوح کو متاثر کرتا ہے یا یوں کہیئے کہ جسم کی راہ سے رُوح کو متاثر کرتا ہے۔ (حضرت) مسیح کا نجات بخشی کا مشن گناہ پر فتح پانے پر مشتمل تھا۔ اور اس کے ذریعہ انہوں نے رُوح اور جسم کی ازلی سالمیت کو قائم کیا۔ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں اگر حواری اوّلاً (حضرت) مسیح کی گناہ اور موت پر مکمل فتح کا یقین رکھتے تھے (اور) وہ ان کے جسم کی فتح کو ان کے دوبارہ جی اُٹھنے اور بصد افتخار آسمان میں داخل ہونے میں ہی) سمجھتے تھے (تو) یہ عقیدہ (حضرت) مسیح کے دوبارہ جی اُٹھ کر انسانی شکل و صُورت میں ظاہر ہونے کا لازمی نتیجہ تھا۔ مزید برآں ان کا حضرت مسیح کے زندہ ہو کر بصد افتخار آسمان پر اُٹھائے جانے کا عقیدہ اُن کے دوبارہ جی اُٹھنے کے عقیدہ کا لازمہ اور تکملہ ہے۔

تاہم عہدنامہ جدید اور ابتدائی مسیحی روایات کا یہ تذبذب و تلوّن اور غیر یقینیت ناقدین کے منفی دعوے کو دُرست قرار نہیں دیتا۔ البتہ اس اس راز کی مزید گہرائی میں جانے کی دعوت ضرور دیتا ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں دو اُمور ایسے ہیں جو واضح طور پر ممیّز ہیں۔ (الف) آسمان پر خدا کے پہلو میں (حضرت) مسیح کی سرفرازی اور عروج۔ (ب) زیتون کے پہاڑ سے (حضرت) مسیح کے رفع الیٰ السماء کا خارجی ظہور۔

(الف)

عروجِ آسمانی و سرفرازی اس مقالہ الیقسانت کا حقیقی جزو ہے۔ عالَمِ معاد میں (حضرت) مسیح کے جسدِ خاکی کا بصد افتخار داخل ہونا اس کا ثمرۂ اوّل ہے۔ اور اس کے ساتھ ہماری اپنی سرفرازی و نجات بھی وابستہ ہے۔ یہ ایک عالَمِ نو کی بنیاد رکھتا ہے جو (حضرت) مسیح کے ایثار و قربانی سے وجود میں آیا۔ ایک ایسا عالمِ حس میں (حضرت) مسیح کا مقدس جسم اوّلین تجرہ تشکیل کرتا ہے۔ اور جو اہم ترین وراثہ آخرت ہے

تمہید ہے (حضرت) مسیح کے پیروؤں اور مابعد تمام عالم کی جسمانی پیدائشِ نو کی۔ حضرت مسیح کے جسدِ خاکی کا زمین دوز مقبرہ سے کامیاب و کامران نکلنا ہی کافی نہیں بلکہ ان کا عالمِ آسمانی میں داخل ہونا بھی ضروری ہے۔ جس میں ہم سب بھی شریک ہیں۔ یہ ازلی وابدی دُنیا یعنی عالمِ آسمانی جس سے تخیلِ انسانی کا صرفِ نظر ممکن نہیں۔ لیکن یہ سرفرازانہ داخلہ قطعاً فوق الفطرت ہے۔ جس کا ادراک وتجربہ حواس کے لئے ناممکن ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عہد نامہ جدید کے مصنفین بشمول لوقا اس کے بیان سے گریز کرتے ہیں۔ اس کے باوجود یہ ایک حقیقی تاریخی واقعہ ہے جو ایک معین وقت پر ظہور پذیر ہُوا۔ بظاہر یہ وقت، دوبارہ جی اُٹھنے کے سوا اور کوئی نہیں۔

رُوح القدس کی قُدرت سے جیسے ہی (حضرت) مسیح کا وجودِ خاکی مقبرہ کو خیرباد کہتا ہے وہ عالمِ معاد سے وابستہ ہو جاتا ہے اور اس میں بصد افتخار و استحقاق داخل ہوتا ہے۔ یہ عہد نامہ جدید کی اکثر عبارات میں بہ موقعہ بیان کیا جاتا ہے۔ جس میں (حضرت) مسیح کا دوبارہ جی اُٹھنا اور خدا کے داہنے ہاتھ پر جگہ پانا ایک ہی عظیم الشان فتح کے دو ایسے پیش کردہ پہلو ہیں جو لاینفک ہیں۔ یہ یوحنا کی طرح کا پیغام ہے۔ (۲۰ : ۱۷) جس میں (حضرت) مسیح مریم مگدلینی کو اشارہ کرتے ہیں کہ وہ اب پہلی جیسی حالت میں نہیں جب وہ اُن کو آزادانہ مَس کر سکتی تھی۔ اور اس کو یہ بھی تاکید کی کہ وہ جا کر حواریوں کو مطلع کر دے کہ اُن کا رفع قریب تر ہے۔ درحقیقت اس سے واضح ہے کہ جب وہ اپنے حواریوں کو نظر آئے (یوحنا ۲۰ : ۱۹ - ۲۹) تو یہ واقعہ رفع اور خدا کے پاس سے واپسی کے بعد کا ہوگا۔ جو ان کی ابدیت کی بھی تصدیق کرتا ہے۔ اس قسم کی عبارات سے کوئی یہ اخذ کر سکتا ہے کہ دوبارہ جی اُٹھنے اور رفع الی السماء میں اگر تھا تو بہت معمولی وقفہ تھا۔ لیکن یہ بات معلمانہ اور مربیانہ اندازِ گفتگو میں ہی بخوبی بیان کی جاتی ہے۔

(ب)

اس طرح زیتون کے پہاڑ سے مرئی ظہور اور قطعی اور دو ٹوک پہلی فتح جو ایسٹر کے دن واقع ہوئی تھی میں کسی طرح کا کوئی تضاد نہیں۔ دراصل جیسا کہ لوقا کے بیان سے منکشف ہے یہ ایک کلیتہً مختلف صنف سے متعلق ہے۔ جس طرح بعض مشرکین کے افسانوں میں اپنے دیوتاؤں یعنی ہرکولیس، رومولس اور میتھراس (MITHRAS) کا آسمان پر جانا بیان کیا جاتا ہے۔ لوقا (حضرت) مسیح کے آسمان میں پُرفخر و پُرشکوہ داخلہ کو اس انداز میں پیش کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ لوقا صرف (حضرت) مسیح کی حتمی رخصت اور روانگی کو معینہ طور پر بیان کرنا چاہتا ہے۔ اس کا محتاط اور قدیم روایاتی اندازِ بیان یہ ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ (حضرت) مسیح سے روزمرہ کی بے تکلف گفتگو کا دَور ختم ہو گیا اور یہ کہ وہ اپنی بعثتِ ثانیہ تک واپس نہیں آئیں گے فرشتہ اور حواریوں کے کلمات اور بادل عالمِ معاد کے اظہار کی روایاتی تمثال کے علاوہ کچھ نہیں ہیں۔ ملاحظہ ہو لوقا (۲۱ : ۲۷) مرقس (۱۴ : ۶۲) اور مکاشفہ (۱ : ۷، ۱۱، ۱۲ : ۱۴، ۱۴) اسی طرح چالیس دن کو بھی حقیقی معنوں پر محمول نہ کرنا چاہیئے۔ بلکہ ان کو بھی روایتی عنصر کے طور پر تصوّر کیا جا سکتا ہے غالباً لوقا کے ذہن میں وہ چالیس دن موجود تھے جو (حضرت) مسیح نے اپنے مشن اور منصب کا آغاز کرنے سے قبل صحرا میں گزارے تھے۔ لوقا (۴ : ۲) چنانچہ لوقا کے نزدیک دوبارہ جی اُٹھنے کے بعد (حضرت) مسیح کا ظہور اور ان کی حتمی رخصت "یومِ خمیس" کی طیاری کی پیش خیمہ تھی۔ جب دوبارہ جی اُٹھنے کے پچاس دن بعد رُوح القدس کا نزول ہُوا اور آسمانی بادشاہت کا زمین پر افتتاح ہُوا تھا۔

اس انداز میں دیکھا جائے تو لوقا کا بیان کردہ (حضرت) مسیح کا زیتون کے پہاڑ پر ظہور اور ان کے اوّلین اور معین صعود میں کوئی تضاد معلوم نہیں ہوتا جو دوبارہ جی اُٹھنے کے دن ہی واقع ہونا تھا۔ برخلاف اس کے یہ اس کی تصدیق و تکملہ ہے۔ اس اعتبار سے دیکھا جائے تو مسیحی روایات بالخصوص اپنی عبادت و نماز میں قطعی حق بجانب ہیں۔ اگر وہ (حضرت) مسیح کی زندگی کے اس آخری مرئی عمل ظہور کو موت پر فتح اور ان کی جنت میں موجودگی خیال کرتی ہیں۔ اور اس کی ایسٹر کے دن کی مانند تقدیس و تحریم کرتی ہیں۔ اور یومِ خمیس پر نزولِ رُوح القدس کی توقع کرتی ہیں۔ "بائیبل لکسی کن" کا اسپینی ایڈیشن پروفیسر آر۔ بی سیرافن نے تیار کیا۔ وہ ہیگ کے نظریہ کا خلاصہ لکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ دوبارہ جی اُٹھنے کے دِن ہی رفع الی السماء کا واقعہ کسی قدر مافوق الفطرت ہے۔ جو انسانی حواس کی گرفت میں نہیں آتا۔ لیکن ہے قطعی یقینی حقیقی اور تاریخی۔ واقعیتی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو کوئی انسان ایسے امر کے یقینی، حقیقی اور تاریخی ہونے کی تصدیق و توثیق نہیں کرتا جو انسانی ادراک و حواس سے بعید ہو۔

مندرجہ بالا تجزیہ کے بار بار مطالعہ کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ انسانی فطرت (حضرت) مسیح کے تجسّم کے معمہ کے ایک خوشگوار اختتام کی آرزومند تھی۔ جو دوبارہ جی اُٹھنے کے بعد رفع الی السماء پر منتج ہُوا اور زمین کے بعد آسمان ان کا مسکن قرار پایا۔ کیونکہ رفع الی السماء کے بغیر دوبارہ جی اُٹھنا ایک بے معنی بات تھی۔ چنانچہ اوّل الذکر، موخر الذکر کا منطقی نتیجہ ہے۔ الغرض ایسا نظر آتا ہے کہ رفع الی السماء کوئی ثابت شدہ عمل نہ تھا بلکہ انسانی ذہن کا ایک منطقی استنباط تھا۔

دوسری طرف (حضرت) مسیح کا رفع نہ ہو سکتا تھا۔ اگر وہ دوبارہ جی نہ اُٹھے ہوتے اور نہ ہی وہ دوبارہ جی اُٹھ سکتے تھے اگر وہ مصلوب نہ ہوئے ہوتے۔ اس جگہ یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ دوبارہ جی اُٹھنے کے ضمن میں "بائیبل لکسی کن" کا حوالہ پیش کر دیا جائے۔ (حضرت) عیسیٰ کے دوبارہ جی اُٹھنے کا ثبوت جو حواریوں کی تعلیمات کا نقطۂ مرکزی اور جو مسیحیت کے لئے فیصلہ کُن ہیں۔ اس کو مسیحی ماخذ میں ہی پایا جانا چاہیئے۔

(حضرت) عیسیٰ کا دوبارہ جی اُٹھنے کا کوئی چشم دید گواہ نہیں۔ اور اس کو ہر چہار بائیبل حقیقی و واقعی طور پر پیش نہیں کرتیں۔ بلکہ مقبرہ کے خالی پائے جانے اور (حضرت) مسیح کے جی اُٹھنے کے بعد ظاہر ہونے کو ہی پیش کرتی ہیں۔ یہ کہانیاں عدم یکسانیت اور متعدد تناقضاتِ تفصیل کے نتیجہ میں مشکلات و مسائل کو جنم دیتی ہیں۔

تھوما حواری کے قول کے مطابق حواریوں پر بھی دوبارہ جی اُٹھنے کا انکشاف بعض قابلِ یقین آثار اور دیگر مرئی شہادتوں کے ذریعہ ہی ہُوا جو بذاتِ خود دوبارہ جی اُٹھنے کی دلیل نہیں۔ بلکہ تصدیقِ آثار ہے۔ اور عیسائیت کا عقیدہ وہی ہے جس کی حواریوں نے تبلیغ و تشہیر کی۔ دریں صورت دوبارہ جی اُٹھنا حقیقی ہے۔ لیکن یہ عقیدہ کی ایسی چیستان ہے کہ جس کو تاریخی اُصولوں پر یقین کے ساتھ بطور دلیل قبول نہیں کیا جا سکتا۔ البتہ دوبارہ جی اُٹھنے کے عقیدۂ حواریان کو تاریخی دلیل کے طور پر پیش کیا جانا ممکن ہے۔

اب ہم کو (حضرت) عیسیٰ کے مقبرہ سے رخصت ہونے کے بعد کے اُمور کا جائزہ لینا چاہیئے۔ اوّلاً وہ مریم مگدلینی اور اپنے حواریوں سے ملے جو اپنے دیگر ساتھیوں کو یہ اطلاع دینے جا رہے تھے کہ اُنہوں نے مقبرہ کو خالی پایا ہے اور یہ کہ ایک فرشتہ نے ان کو بتایا ہے کہ وہ جی اُٹھے ہیں۔ اور گلیل کی جانب عازمِ سفر ہیں۔

"... اور وہ خوف اور بڑی خوشی کے ساتھ قبر سے جلد روانہ ہو کر اس کے شاگردوں کو خبر دینے دوڑیں۔ اور دیکھو یسوع اُن سے ملا اور اس نے کہا سلام! اُنہوں نے پاس آکر اُس کے قدم پکڑے اور اُسے سجدہ کیا۔ اس پر یسوع نے ان سے کہا ڈرو نہیں۔ جاؤ میرے بھائیوں سے کہو کہ گلیل کو چلے جائیں۔ وہاں مجھے دیکھیں گے۔"

(متی ۲۸ : ۸، ۱۰)

مستورات کا خوف اور (حضرت) عیسیٰ کا اس کو زائل کرنے کی سعی قابلِ توجہ ہے۔ اُن کو ڈر تھا کہ ان کو دوبارہ ماخوذ نہ کر لیا جائے۔

اس کے بعد (حضرت) عیسیٰ نے گلیل کا قریباً ساٹھ میل کا سفر اختیار کیا۔ اور وُہ اس دَوران مختلف اوقات میں اپنے شاگردوں سے ملے۔ لیکن یہ مُلاقاتیں بالعموم ایسے ہی مقامات پر ہوئیں جہاں ان کو دیکھا نہ جا سکے۔ اس سے ظاہر ہے کہ وُہ بحیثیت بشر ہی اس امر کے کوشاں رہے کہ وہ خود کو ظاہر نہ کریں تاکہ دوبارہ ماخوذ نہ ہو جائیں۔

گویا (حضرت) عیسیٰ کا وجود رُوح میں منتقل نہ ہُوا تھا اور اس ضمن میں لوقا واضح دلیل بھی پیش کرتا ہے (لوقا : باب ۲۴ : ۹ - ۳۶)

"..... وہ یہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ یسوع آپ اُن کے بیچ کھڑا ہُوا اور اُن سے کہا تمہاری سلامتی ہو۔ مگر انہوں نے گھبرا کر اور خوف کھا کر یہ سمجھا کہ کسی رُوح کو دیکھتے ہیں۔ اس نے ان سے کہا تم کیوں گھبراتے ہو؟ اور کس واسطے تمہارے دل میں شک پیدا ہوتے ہیں؟ میرے ہاتھ اور میرے پاؤں دیکھو کہ میں ہی ہُوں مجھے چُھو کر دیکھو کیونکہ رُوح کے گوشت اور ہڈی نہیں ہوتی۔ جیسا مجھ میں دیکھتے ہو۔"

آئندہ دو آیات میں (حضرت) عیسیٰ کو بھوکا دکھایا گیا ہے جو رُوحانی وجود کے ضمن میں ناقابلِ فہم بات ہے۔

"....جب مارے خوشی کے ان کو یقین نہ آیا اور تعجب کرتے تھے تو اُس نے اُن سے کہا کیا یہاں تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے؟ اُنہوں نے اُسے بھُنی ہوئی مچھلی کا قتلہ دیا۔ اُس نے لے کر اُن کے رُوبرو کھایا۔" (لوقا ۲۴ : ۴۱، ۴۳)

یوحنا کی انجیل میں ہم مطالعہ کرتے ہیں کہ (حضرت) عیسیٰ نے اُن کو اپنے زخم دکھائے اور تھوما کو اُنہیں چھونے کی اجازت بھی دی۔

"..... پھر اُس نے توما سے کہا کہ اپنی انگلی پاس لا کر میرے ہاتھوں کو دیکھ اور اپنا ہاتھ پاس لا کر میری پسلی میں ڈال اور بے اعتقاد نہ ہو بلکہ اعتقاد رکھ توما نے جواب میں اس سے کہا، اے میرے خداوند! اے میرے خدا!"

(یوحنا ۲۰ : ۲۷، ۲۸)

ظاہر ہے کہ اگر ہمارا یہ نظریہ درست ہے تو (حضرت) عیسیٰ کو جلد یا بدیر فلسطین کو خیرباد کہنا تھا۔ کیونکہ ..... کو خطرہ لاحق تھا۔ درحقیقت یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ذکر قرآن کریم میں

از مکرم مولوی [illegible] صاحب کوثر مبلغ سلسلہ احمدیہ

چودھویں صدی کے اختتام اور پندرھویں صدی کے آغاز نے صاحب فہم مسلمانوں کے لئے ایک عجیب کیفیت پیدا کر دی ہے۔ عام مسلمان کبھی تو اس موضوع سے اپنے آپ کو بالکل ہٹانا چاہتا ہے۔ اور کبھی وقت و حالات اس کو کسی مامور کی ضرورت کا احساس دلاتے ہیں وہ سوچتا اور غور کرتا ہے کہ نہ تو عرب ممالک اپنی دولت کے بل بوتے پر اسلام کی ترقی کے لئے کچھ کر سکے۔ اور نہ ہی مسلم سربراہ جن کی زبانیں اسلام اسلام کہتے [illegible] اسلام کی [illegible] کچھ کر سکے — پھر بعض مسلم جماعتیں آج اصلاح و تربیت کا نام لے کر بہت کچھ کرنے کا پروگرام بناتی ہیں۔ مگر جب پروگرام بنانے والوں کے [illegible] کردار پر نظر [illegible] سے بالکل عاری و خالی نظر آتے ہیں [illegible] کا نہایت سرف [illegible] کے [illegible] ہے۔ اور [illegible] سے تو کسی کو [illegible] کہ موجودہ زمانہ دجالی فتنوں کا زمانہ ہے اور ان فتنوں کو دور کرنا [illegible] کا کام ہے اور نہ [illegible] کے لئے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امام مہدی [illegible] امام کا [illegible] کے [illegible] بعض اہل فہم حضرات ان حقائق کو سراہتے ہیں اور پھر سنجیدگی سے یہ سوال کرتے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی جنہوں نے مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے کا دعویٰ کیا ان کے دعویٰ کا ثبوت قرآن کریم سے ملتا ہے۔ چنانچہ اس سوال کے جواب میں تحریر ہے کہ قرآن کریم میں کسی ایک آیت میں نہیں بلکہ متعدد آیات سے کسی مامور کے آنے کا ثبوت ملتا ہے چنانچہ حسب گنجائش چند آیات ذیل میں تحریر ہیں۔

(۱)

اللہ تعالیٰ سورۃ جمعہ میں فرماتا ہے۔

وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ۔

یعنی اور ان کے سوا ایک دوسری قوم میں بھی وہ اس کو بھیجے گا جو ابھی تک ان سے ملی نہیں اور وہ غالب اور حکمت والا ہے۔ سورہ جمعہ کی اس آیت کو اور اس سے قبل کی آیت کو ملا کر پڑھا جائے تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتیں ہیں ایک امیین میں دوسری آخرین میں چنانچہ اس آیت کی تفسیر خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دی ہے۔ بخاری کتاب التفسیر سورۃ جمعہ میں اس آیت کی تفسیر کا تذکرہ اس طرح ہے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آنحضرتؐ پر سورہ جمعہ نازل ہوئی جس میں یہ آیت بھی تھی وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ حضورؐ سے دریافت کیا گیا کہ یا رسول اللہ یہ کون لوگ ہیں جن کا اس آیت میں ذکر ہے۔ یعنی منھم سے کون لوگ مراد ہیں۔ آنحضرتؐ نے اس سوال کا کوئی جواب نہ دیا حتیٰ کہ حضورؐ سے تین دفعہ پوچھا گیا۔ اس مجلس میں حضرت سلمان فارسیؓ بھی بیٹھے تھے۔ آنحضرتؐ نے اپنا ہاتھ سلمان فارسیؓ پر رکھ کر فرمایا اگر ایمان ثریا کے پاس بھی ہوگا تو ان اہل فارس میں سے ایک شخص یا ایک سے زیادہ اشخاص اس کو پالیں گے۔ اس حدیث سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ اس میں کسی شخص کی بعثت کی پیشگوئی کی گئی ہے جس کی آمد گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی آمد تصور کی جائے گی۔

(۲) اس کے ماننے والے صحابہ کے رنگ میں رنگین ہو کر صحابی کہلانے کے مستحق ہوں گے

(۳) وہ شخص فارسی الاصل ہوگا۔ اور وہ ایسے زمانہ میں مبعوث ہوگا جبکہ اسلام دنیا سے اٹھ جائے گا۔ اور قرآن کے الفاظ دنیا میں باقی رہ جائیں گے۔ اس کا کام کوئی نئی شریعت لانا نہ ہوگا۔ بلکہ قرآن مجید کو ہی دوبارہ دنیا میں رائج کرنا ہوگا۔ اور قرآن کی طرف لوگوں کو بلانا ہوگا۔

چنانچہ موجودہ زمانہ کے حالات دیکھیں کس قدر بے عملی اور گمراہی کا دور دورہ ہے۔ مولانا حالی نے کہا تھا ؎

رہا دین باقی نہ اسلام باقی
اک اسلام کا رہ گیا نام باقی

اسی طرح قوم کے اور بہت سے اکابرین اس بات کو تسلیم کر چکے ہیں کہ ایمان دنیا سے اٹھ چکا ہے۔ چنانچہ ایسے نازک دور میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی (جو کہ فارسی النسل ہیں) نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق مہدی معہود اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ فرمایا۔ آپ نے فرمایا :-

”افسوس یہ نہیں سوچتے کہ یہ دعویٰ بے وقت نہیں۔ اسلام اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر فریاد کر رہا تھا کہ میں مظلوم ہوں اور اب وقت ہے کہ آسمان سے میری مدد ہو۔“ (اربعین)

سورہ جمعہ کی مندرجہ بالا آیت اور مخبر صادق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تفسیر میں مذکورہ علامات کے مطابق جب ہم مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کے دعویٰ پر غور کرتے ہیں تو یہ حقیقت منکشف ہو جاتی ہے کہ آپ کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ ہوئی۔

(۲)

اللہ تعالیٰ نے سورہ صف میں فرمایا اور یاد کرو جب ابن مریم نے کہا کہ میں ایک ایسے رسول کی خبر دیتا ہوں جو میرے بعد آئے گا جس کا نام احمد ہوگا۔

وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗ اَحْمَدُ۔

اس آیت میں بالواسطہ ایک بروز کے آنے کی پیشگوئی کی گئی ہے جس کا نام احمد ہوگا۔ اس آیت اور بعد کی آیت میں حضرت عیسیٰؑ نے احمد رسول کی آمد کی بشارت دی ہے اور صرف اس کا نام بتا دینے پر ہی اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ اس کی بعض نہایت ضروری علامات بھی بیان فرما دی ہیں ان آیات کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ یُدْعٰۤی اِلَی الْاِسْلَامِ

کہ اس شخص سے بڑھ کر اور کون ظالم ہو سکتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے (یعنی الہام کا جھوٹا دعویٰ کرے) اور وہ اسلام کی طرف بلایا جائے — اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ جب احمد رسول آئے گا تو لوگ اس کی مخالفت کریں گے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر احمد رسول فی الواقع خدا کی طرف سے نہیں تو [illegible] وہ مفتری علی اللہ ٹھہرتا ہے اور مفتری علی اللہ سے بڑھ کر اور کون ظالم ہو سکتا ہے اور جو ظالم ہو اس کے متعلق خدا تعالیٰ کا قانون ہے کہ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ کہ ظالم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا نیز فرمایا اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَ (سورہ نحل ۱۵) کہ وہ لوگ جو خدا تعالیٰ پر افترا کرتے اور اپنے پاس سے جھوٹے الہام بنا کر خدا کی منسوب کرتے ہیں ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتے۔ پس اگر احمد رسول فی الواقع اپنے دعویٰ میں سچا نہیں تو قرآنی اصول کے مطابق ان کو ناکام و نامراد ہو جانا چاہیئے تھا۔ مگر حقیقت اس کے بالکل الٹ ہے وہ شخص جو اکیلا قادیان کی گمنام بستی سے اٹھا اور دنیا نے ہر طریق سے اس کو مٹانے اور ناکام کرنے کی کوشش کی آج اس شخص کی جماعت ڈیڑھ کروڑ انسانوں تک جا پہنچی جن میں کالے بھی ہیں گورے بھی مشرقی بھی اور مغربی بھی قرآنی اصول کے مطابق کیونکہ وہ حق پر تھا کامیابی ہوئی اور مخالفین کو ناکامی ہوئی جس کا اعتراف وہ خود کسی نہ کسی رنگ میں کر رہے [illegible]

پھر اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ احمد رسول کے مخالفین اسے اسلام کی دعوت دیں گے اور کہیں گے تو اسلام سے خارج ہو چکا ہے [illegible] مسلمان ہو جا [illegible] سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے [illegible] رسول ایسے وقت میں آئے گا [illegible] موجود ہوں گے اور وہ [illegible] MUSLIM [illegible] کے اور [illegible] کو دیکھ [illegible] پیدا [illegible] رکھنے کے قابل ہے کہ رسول کریم [illegible] تو خود اسلام کی طرف بلاتے تھے آپ کو اسلام کی طرف نہیں بلایا گیا اور [illegible] احمد رسول کی یہ علامت بتائی گئی کہ وہ اسلام کی طرف بلایا جائے گا۔ [illegible] مسیح موعود نے دعویٰ [illegible] آپ اور آپ کی جماعت پر کفر کے فتوے لگتے چلے آئے۔ مگر [illegible] کی قومی اسمبلی نے جماعت احمدیہ کو غیر مسلم قرار دے کر اس آیت کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کے حق میں پورا ہونا ثابت کر دیا۔ اگر اس سلسلہ میں اس حدیث کو بھی زیر نظر رکھا جائے جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] میری امت کے ۷۳ فرقے ہو جائیں گے کلھم فی النار الا واحدۃ [illegible] (مشکوٰۃ [illegible]) سوائے ایک فرقے کے باقی سب [illegible] ہوں گے یوں تو کوئی فرقہ بھی [illegible] نہیں بنا لیکن ۷۲ فرقوں نے جماعت احمدیہ کو کافر اور غیر مسلم پاکستان کی قومی اسمبلی میں ٹھہرایا۔ یہ تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کون مسلمان ہے اور کون کافر لیکن [illegible] اور قومی اسمبلی کے فیصلے سے یہ ضرور ثابت ہو گیا کہ ۷۲ فرقوں نے ۷۳ ویں فرقے کو علیحدہ کر دیا جس کو آنحضرتؐ نے جنت کی بشارت دی ہے یہ فرقہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کے نقش قدم پر چل رہا ہے۔

پس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مہدی معہود و مسیح موعود ہی وہ احمد رسول ہیں جن کے لئے

مذکورہ آیت میں پیشگوئی کی گئی تھی اور آپ کا نام "احمد" تھا۔ غلام آپ کے خاندان کے افراد اپنے نام کے ساتھ لگایا کرتے تھے مثلاً آپ کے والد صاحب کا نام غلام مرتضیٰ صاحب تھا آپ کے بڑے بھائی کا نام غلام قادر صاحب تھا۔

(۴)

اللہ تعالیٰ [illegible] میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ

کہ اللہ تعالیٰ آپ کا رسول ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تاکہ وہ اسلام کو دیگر کل ادیان پر غالب کرے۔ اسلام کو یہ آخری کامل اور عالمگیر غلبہ دنیا میں پہلے کبھی حاصل نہیں نہ اس وقت اس کے حالات و سامان موجود تھے نہ اس وقت سارے مذاہب ایک دوسرے کے سامنے میدان مقابلہ میں آسکے تھے اور نہ ہی اس وقت میل ملاپ اور رسل و رسائل کی اس قدر سہولیات تھیں یہ تمام اسباب و ذرائع مسیح موعود و مہدی معہود کے زمانہ میں پیدا ہونے والے تھے اور اس زمانہ میں مسیح موعود رسول اللہ کی بعثت مقدر تھی۔ جس کے ہاتھ پر مقابلہ و موازنہ مذاہب ہو کر اسلام کو کامل بے نظیر فتح و غلبہ ہونا تھا۔ اس غلبہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے رسول کی بعثت ضروری قرار دی ہے۔ آنحضرتؐ کی بعثت ہمیشہ کیلئے ہے اور آپ کی دعوت بھی ہمیشہ کے لئے ہے جس کی تبلیغ اور غلبہ اسلام کا کام تشنہ تکمیل تھا جو مہدی معہود علیہ السلام کے ذریعہ دوبارہ شروع کیا گیا ہے۔ وہ دن دور نہیں جب کہ غلبہ اسلام کی صدی شروع ہو جائے گی چنانچہ ان معنوں کی تصدیق غایۃ المقصود جلد ۲ صفحہ [illegible] کے حوالے سے بھی ہوتی ہے۔

"مراد رسول در اینجا امام مہدی موعود است"

یعنی اس مذکورہ آیت میں جس رسول کے ذریعہ اسلام کے کامل غلبہ کا وعدہ ہے وہ امام مہدی موعود کے ذریعہ ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(۳)

حضرت مسیح ناصریؑ مکاشفہ ۱۱: میں فرماتے ہیں "میں اپنے دو گواہوں (یعنی شاہدوں نبیوں) کو اختیار دوں گا .... وہ نبوت کریں گی یہ وہی زیتون کے دو درخت اور دو چراغدان ہیں"

اس اقتباس سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح ناصریؑ کے بعد دو نبی آنے ضروری ہیں یہ آنے والے نبی دو گواہ (شاہد) اور دو نبوت کرنے والے دو شاہد نبیوں میں سے ایک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کے بارہ میں سورہ مزمل میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا۔

ہم نے تمہاری طرف ایک شاہد رسول بھیجا جس طرح فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا۔ حضرت مسیح ناصریؑ کی مذکورہ دو گواہ نبیوں میں سے ایک گواہ نبی کی پیشگوئی قرآن کریم کی آیت کے ذریعہ پوری ہوئی۔ دوسرے گواہ نبی کی پیشگوئی جس کا قرآن کریم نے سورہ ہود میں ذکر کیا ہے۔ ویتلوہ شاھد منہ .....

پس کیا وہ (یعنی محمد رسول اللہؐ) جو اپنے رب کی طرف سے ایک روشن دلیل پر (قائم) ہے اور جس کے پیچھے بھی اس کی طرف سے ایک گواہ آئے گا۔ (جو اس کا قرابت دار ہوگا) اور اس سے پہلے بھی موسیٰؑ کی کتاب آچکی ہے۔ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے تین دلائل دیئے گئے ایک یہ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود روشن دلیل پر قائم ہیں دوسرے یہ کہ رسول کریمؐ کے بعد بھی ایک گواہ نبی آئے گا وہ اپنے الہامات کے ذریعہ اس کی تصدیق کرے گا۔ تیسرا یہ کہ آپ سے پہلے موسیٰ کی کتاب میں مذکورہ پیشگوئیوں کے ذریعہ آپ کی صداقت واضح ہو چکی ہے۔ حضرت مسیح ناصریؑ اور قرآن کریم کی پیشگوئی گواہ نبی حضرت مرزا غلام احمد صاحب مہدی معہود کے ذریعہ پوری ہوئی۔ حقیقت بالکل عیاں اور واضح ہے۔

حرف آخر

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق توریت اور انجیل میں پیشگوئیاں کی گئی تھیں جس کا ذکر قرآن کریم نے بھی ان الفاظ میں کیا ہے

مکتوبا عندھم فی التوراۃ والانجیل۔

لیکن بہت کم یہودی اور عیسائی ہیں جن کو ان پیشگوئیوں کے مطابق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شناخت کرنے کی توفیق ملی۔ ورنہ اکثر یہودی و عیسائی یہی کہتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری کتب میں مندرج پیشگوئیوں کے مطابق نہیں۔ اور کسی نہ کسی طرح ان پیشگوئیوں کی تاویل کر کے آج تک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلیم کرنے سے انکار کرتے آرہے ہیں۔ پس غیر از جماعت دوستوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیئے اور قرآن کریم احادیث اور بزرگان کے اقوال پر غور و تدبر کرنا چاہیئے اور آنے والے کے دعوے پر غور کرنا چاہیے اور حقیقت تک پہنچنے کی کوشش اور دعا کرنی چاہیئے کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم ایک مامور من اللہ کے انکار سے اللہ تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے انکار کرنے والے ہو جائیں۔

مکرم ناظر صاحب بیت المال آمد کا دورہ

مرسلہ: [illegible] نائب ناظر بیت المال [illegible]

مکرم چوہدری محمود احمد صاحب ناظر بیت المال آمد قادیان نے ماہ فروری اور مارچ میں صوبہ بہار۔ بنگال اور اڑیسہ کی بعض جماعتہائے احمدیہ کا مالی دورہ کیا۔ محترم موصوف کے مورخہ ۸۱/۲/۲۰ کو جمشید پور پہنچنے پر خاکسار بھی اس دورہ میں شامل ہو گیا تھا چنانچہ ہمارے جمشید پور پہنچنے پر ہماں مسجد احمدیہ میں مقامی جماعت کے زیر اہتمام منعقدہ جلسہ یوم مصلح موعودؓ کی صدارت کرتے ہوئے ناظر صاحب موصوف نے اپنے دورہ کی غرض و غایت بیان کی اور احباب جماعت کو مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی دوسرے روز مکرم سیٹھ عبد الباقی صاحب جو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بجا ہو گئے ہیں کے سلسلہ میں احباب جماعت کی طرف سے ان کے اعزاز میں دی جانے والی ٹی پارٹی میں بھی شامل ہونے کا موقعہ ملا اس موقعہ پر خاکسار نے تربیتی اور مالی قربانیوں کے موضوع پر تقریر کی جمشید پور سے محترم موصوف ہوٹل بنی مائنز تشریف لے گئے اور دورہ کرتے ہوئے ہم ۲ مارچ کو کلکتہ پہنچے الزہرہ جماعتوں کے احباب سے اجتماعی و انفرادی ملاقات کا موقعہ ملا۔ وصولی چندہ جات کے علاوہ بعض احباب جماعت نے اپنے لازمی چندہ جات کے بجٹ میں اضافہ بھی کیا۔ کلکتہ کے قیام کے دوران بھی تربیتی اجلاسات ہوئے جن میں محترم ناظر صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں فرداً فرداً احباب جماعت سے ملاقات کی گئی جس کے نتیجہ میں بجٹ چندہ جات میں اضافہ اور بقایا جات کی وصولی ہوئی۔

کلکتہ سے فراغت کے بعد ہم اڑیسہ کی جماعتوں کے دورہ پر روانہ ہوئے اڑیسہ کے سترہ ایام کے دورہ میں خاکسار آپ کے ہمراہ رہا سب مقامات پر تربیتی اجلاسات ناظر صاحب موصوف کی زیر صدارت ہوتے رہے جن میں خاکسار اور محترم ناظر صاحب بیت المال آمد نے تربیتی اور مالی قربانیوں کے بارہ میں تحریک کرتے [illegible] رہے۔ احباب جماعت اور عہدیداران جماعت نے بہت تعاون فرمایا اور بعض احباب نے اپنے بجٹ میں گرانقدر اضافہ کیا۔ محترم ناظر صاحب بیت المال آمد کا یہ دورہ مورخہ ۲۳ مارچ کو اختتام پذیر ہوا۔ یہ دورہ مجموعی لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت مفید اور کامیاب رہا۔ الحمد للہ

افراد جماعت کو چونکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقرر کردہ مالی قربانی کے معیار پر لانے کے لئے مسلسل جدوجہد کی ضرورت ہے۔ اس لئے اگر آئندہ بھی اس طرح کے مالی دورے ہوں تو امید ہے کہ بفضلہ تعالیٰ اس کے کافی بہتر نتائج رونما ہو سکتے ہیں۔

اس دورہ میں متعدد ایسے مخلصین جماعت سے ملاقات کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل سے پورے اخلاص کے ساتھ باشرح مالی قربانی کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ اُن کے رزق اموال اور نفوس میں برکت دے رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں مزید اپنی برکات و انعامات سے نوازے۔ آمین

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔

"اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اسکی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائیگی .... لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجا لانی چاہیئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے"

(تبلیغ رسالت)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ باقی احباب جماعت کو بھی اپنے ذمہ لازمی چندہ جات باقاعدہ اور باشرح ادا کرنے کی توفیق بخشے تاکہ وہ بھی خدا تعالیٰ کی رضاء اور خیر و برکت پانے والے بنیں۔ آمین

درخواست دعا

مکرم مرزا فاروق احمد صاحب مقیم کرائیڈن لندن کا بچہ 'O' LEVEL کا امتحان دے رہا ہے اسی طرح ان کی تینوں لڑکیوں کے امتحانات ہیں موصوف تمام بچوں کی اعلیٰ نمبروں میں کامیابی وہاں کے برے ماحول سے محفوظ رہنے اور خادم دین بننے کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ایڈیٹر بدر قادیان)

قسط دوم

رپورٹ ہائے جلسہ یوم مسیح موعودؑ

لجنہ اماء اللہ قادیان

مورخہ ۲۲/۳/۸۱ کو یوم مسیح موعود علیہ السلام ... محترمہ صادقہ ... خاتون صاحبہ کی زیر صدارت ... تلاوت قرآن ... کلام پاک ... عزیزہ وسیمہ سلطانہ ... مکرمہ مریم سلطانہ صاحبہ ... جلسہ صدر ... نے جلسہ کی غرض و غایت بیان فرمائی۔ اس ... بعد ... خورشید بیگم صاحبہ ... معراج سلطانہ صاحبہ۔ امۃ الرفیق صاحبہ مکرمہ مریم صدیقہ صاحبہ اور مکرمہ امۃ النصیر ... صاحبہ نے یوم مسیح موعود علیہ السلام سے متعلق مختلف عنوانات پر تقاریر کیں۔ تقاریر کے دوران ... رشیدہ رضی صاحبہ اور مکرمہ نصرت بیگم صاحبہ نے نظمیں سنائیں۔ بعد دعا اجلاس برخاست ہوا۔

(خاکسار بشریٰ طیبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ قادیان)

سکندرآباد

مورخہ ۲۷ مارچ لجنہ اماء اللہ سکندرآباد کا جلسہ یوم مسیح موعودؑ ... کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید محترمہ صداقت بیگم صاحبہ نے کی اور عظیم بیگم صاحبہ نے نظم پڑھی۔ اور محترمہ عطیہ سلطانہ صاحبہ محترمہ اعظم النساء صاحبہ صدر لجنہ حیدرآباد۔ محترمہ خیرالنساء الدین صاحبہ نائب صدر لجنہ اور محترمہ محمدی بیگم صاحبہ نے مختلف عنوانات پر تقاریر کیں۔ علاوہ ازیں زینت ریحانہ صاحبہ نے نظم پڑھی۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ (خاکسار عظیم النساء سیکرٹری لجنہ)

مرکرہ

مورخہ ۲۳ مارچ کو بعد نماز عصر لجنہ اماء اللہ مرکرہ کا جلسہ یوم مسیح موعودؑ مکرم ... اسماعیل صاحب کے مکان پر منعقد ہوا۔ محترمہ خدیجہ بی صاحبہ نے تلاوت قرآن کریم کی۔ اور منورہ بیگم صاحبہ نے نظم پڑھی۔ بعدہٗ بشیرہ بیگم صاحبہ۔ نورالنساء صاحبہ زینت بی صاحبہ۔ امۃ القدوس صاحبہ اور خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں علاوہ ازیں تین نظمیں بھی پڑھی گئیں۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

(خاکسار جی۔ ایم عائشہ صدر لجنہ)

شاہجہانپور

شاہجہانپور میں لجنہ اماء اللہ کا جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام احمدیہ ... میں مکرمہ محبوب ظفر صاحبہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرمہ حمیدہ خاتون صاحبہ نے تلاوت کی اور عابدہ انجم نے نظم سنائی۔ صدر صاحبہ ... بیان کی اس کے بعد مکرمہ مبارکہ مریم صاحبہ۔ عابدہ انجم۔ خاکسار امۃ الباری صاحبہ اور صدر صاحبہ جلسہ نے تقاریر کیں۔ دوران تقاریر بشریٰ فضل اور نغیط قدوس نے نظمیں سنائیں۔ دعا پر اجلاس برخاست ہوا۔ (خاکسار آفریدہ بیدی سیکرٹری لجنہ)

ساگر

مورخہ ۲۳/۳/۸۱ کو مکرمہ سلیم النساء صاحبہ کے مکان پر جلسہ یوم مسیح موعودؑ ثریا بیگم صاحبہ کی تلاوت اور افضل النساء و مریم بی کی نظموں سے شروع ہوا۔ مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ۔ مکرمہ سلیم النساء صاحبہ۔ افضل النساء صاحبہ اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ اس دوران جمیلہ بیگم۔ شکیلہ بیگم۔ ثریا بیگم اور مریم بی نے نظمیں سنائیں۔

(خاکسار فہیم النساء صدر لجنہ)

ناصرات الاحمدیہ شاہجہانپور

ناصرات الاحمدیہ شاہجہانپور کا جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام عزیزہ ... کی تلاوت ... اور ... کی نظم سے آغاز پذیر ہوا۔ اس کے بعد خاکسار سعیدہ خاتون۔ مہ پارہ۔ بشریٰ حمید نے تقاریر کیں۔ صادقہ ... سعیدہ نے نظمیں سنائیں۔ بعد دعا اجلاس ختم ہوا۔

(خاکسار حمیدہ خاتون سیکرٹری ناصرات)

جماعت احمدیہ یادگیر

مورخہ ۲۳/۳/۸۱ کو ... یوم مسیح موعود علیہ السلام ... صاحب ... امیر یادگیر کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت ... صاحب ... اور مکرم ... احمد صاحب ... نظم ... اس کے بعد مکرم ... صاحب۔ مکرم ... رفعت اللہ صاحب ... اور ... نے تقاریر کیں۔ خاکسار نے تقاریر کے دوران نظم سنائی۔ بعد دعا جلسہ ختم ہوا۔

(خاکسار ... سیکرٹری تعلیم)

چنتہ کنٹہ

مورخہ ۲۲/۳/۸۱ کو مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام مکرم مولوی نعیم احمد صاحب خادم کی تلاوت کلام پاک اور خاکسار کی نظم سے شروع ہوا۔ اس کے بعد مکرم عبدالحفیظ صاحب۔ خاکسار محمد بشیر الدین اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔ بعد دعا اجلاس برخاست ہوا۔

(خاکسار محمد بشیر الدین زعیم مجلس انصار اللہ)

شیموگہ

مورخہ ۲۳/۳/۸۱ جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام احمدیہ مسجد میں مکرم ایس ایم جعفر صادق صاحب کی زیر صدارت مکرم ... شفیع الرحمٰن صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم ... صاحب کی نظم خوانی سے شروع ہوا۔ اس کے بعد مکرم ... نوجوان۔ مکرم خضر محمود صاحب خاکسار فیض احمد مبلغ۔ مکرم شیخ محمود صاحب اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔ مکرم عبدالعزیز صاحب نے دوران تقاریر نظم سنائی بعد دعا اجلاس برخاست ہوا۔ (خاکسار فیض احمد مبلغ سلسلہ)

جمشید پور

مورخہ ... کو خاکسار کی زیر صدارت ... میں جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام منعقد ہوا ... تلاوت و نظم کے بعد خاکسار۔ مکرم محمد سلیمان صاحب۔ مکرم ناصر احمد صاحب ... مکرم سید ... الدین صاحب نے تقاریر کیں۔ آخر میں بھی خاکسار نے صدارتی تقریر کی بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔ (خاکسار ڈاکٹر سید حمید الدین احمد صدر جماعت)

سکندرآباد

مورخہ ۲۳/۳/۸۱ کو جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام مکرم سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مکرم رشید احمد صاحب کی تلاوت کلام پاک کے بعد مکرم محمود احمد صاحب مشرق نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد عزیزم سلطان محمد الہ دین صاحب۔ مکرم میر احمد صادق صاحب۔ اور مکرم محمد احمد صاحب نے تقاریر کیں۔ مکرم مقصود احمد صاحب مشرق نے نظم پڑھی اور ... صدارتی تقریر کے بعد دعا ہوئی اور اجلاس برخاست ہوا۔

(خاکسار بشیر الدین الہ دین سیکرٹری تبلیغ)

مدراس

مورخہ ۲۳/۳/۸۱ ... یوم مسیح موعود علیہ السلام دارالتبلیغ میں مکرم محی الدین ... صاحب صدر جماعت ... کی زیر صدارت مکرم بشیر احمد صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم عبدالمجید صاحب کی ... نظم سے آغاز پذیر ہوا۔ اس کے بعد خاکسار نے نظم سنائی صدر صاحب کی افتتاحی تقریر کے بعد مکرم حسن ... صاحب سیکرٹری تبلیغ۔ مکرم عبدالمجید صاحب ... مکرم ... کریم اللہ صاحب ... خاکسار محمد عمر مبلغ اور صدر مجلس نے تقاریر کیں۔ دعا کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔ جلسہ کی تشہیر شہر میں اشتہارات لگا کر کی گئی تھی اس لئے مختلف مذاہب و ملل سے تعلق رکھنے والے لوگ آئے ہوئے تھے۔ خدا تعالیٰ نیک اثرات پیدا فرمائے آمین۔ (خاکسار محمد عمر مبلغ سلسلہ)

کیرنگ

مورخہ ۲۳ مارچ کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ کیرنگ ... جلسہ یوم مسیح موعودؑ مکرم آفتاب ... صاحب کی زیر صدارت شروع ہوا۔ مکرم محمد ... خان صاحب کی تلاوت قرآن ... کے بعد ... مکرم شیخ بشیر احمد۔ مکرم عبدالمطلب خان۔ مکرم ایس ارتحن خان۔ مکرم معین الدین خان اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ آخر میں مکرم غلام احمد خان نے نظم پڑھی۔ بعدہٗ محترم ... نے احباب کو بعض ضروری باتوں کی طرف توجہ دلائی۔ بعد دعا یہ جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

(خاکسار شیخ عبدالحکیم مبلغ سلسلہ)

کنیانور

مورخہ ۲۳/۳/۸۱ کو جلسہ یوم مسیح موعودؑ مکرم ... کے مسعود صاحب نائب صدر جماعت کی صدارت میں مکرم ... عبدالرؤف صاحب کی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوا۔ اس کے بعد صدر جلسہ۔ مکرم ... محمود صاحب۔ مکرم طاہر احمد صاحب اور مکرم مولوی محمد یوسف صاحب نے تقاریر کیں۔ بعد دعا اجلاس برخاست ہوا۔ (خاکسار محمد صالح سیکرٹری جماعت)

دیگر چند رپورٹیں

مندرجہ بالا رپورٹوں کے علاوہ درج ذیل جماعتوں کی طرف سے بھی جلسہ ہائے یوم مسیح موعود علیہ السلام کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں مگر بوجہ عدم گنجائش ان کے صرف ناموں پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی مساعی قبول فرمائے۔ آمین۔

جماعت احمدیہ ... لوہا ... کلکتہ۔ پونچھ۔ ... بھٹو۔ ... پینگاڈی۔ کروناگاپلی۔ ... بھدرواہ۔

اعلان نکاح

خاکسار کی ... عزیزہ ... بیگم سلمہا کا نکاح عزیزم مکرم محمد قاسم صاحب ابن مکرم عبدالقادر صاحب ... ضلع کھم (آندھرا) سے مبلغ ... روپے مہر پر پڑھا گیا فریقین کی ... مبلغ تیس روپے ادا کئے گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ... ہر جہت سے بابرکات اور بہتر ثمرات حسنہ کا موجب بنائے۔ آمین۔

(خاکسار محمد عبدالغنی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ...)

جماعت احمدیہ کیرنگ کا ستارھواں کامیاب جلسہ سالانہ

بقیہ صفحہ اول

سنہری حروف میں لکھے جائیں۔ اس ادیب اور روز مدار تی خطاب کے بعد مکرم صاحبزادہ صاحب موصوف نے پرسوز اجتماعی دعا کروائی۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدرآباد کی "ہستی باری تعالیٰ" کے موضوع پر ہوئی۔ بعدہ مکرم مولوی شرافت احمد خان صاحب مبلغ سورو نے "آنحضرت صلعم کی امتیازی شان مصلحین کرام کی نظر میں" کے عنوان پر تقریر کی۔ تیسری تقریر مکرم مولانا بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے "ختم نبوت کی حقیقت" کے موضوع پر دلکش پیرایہ میں کی۔ آخری تقریر مکرم روشن خان صاحب کی تھی۔ آپ نے ہستی باری تعالیٰ کو سائنٹفک کی روشنی میں بیان کیا۔

آخر میں محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنے اختتامی خطاب میں فرمایا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی ہستی یا اس کی واحدانیت کا محض زبانی اقرار زیب نہیں دیتا بلکہ خود ہمیں اللہ تعالیٰ کی ہستی کی صفات پر غور کرنا چاہیئے تب ہی ہمارے اندر صحیح جوش و جذبہ اور نئی روح پیدا ہوگی۔ محترم حضرت صاحبزادہ صاحب کے اس [illegible] خطاب کے بعد یہ اجلاس دن کے ایک بجے ختم پذیر ہوا۔ الحمد للہ

خطبہ جمعہ | اس روز چونکہ جمعۃ المبارک تھا۔ اس لئے محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں محترم موصوف نے نظام سلسلہ کی مکمل اطاعت [illegible] اور روحانیت [illegible] تعلیم کے میدان میں بھی [illegible] آگے بڑھنے کی احباب جماعت کو پر زور تلقین فرمائی۔

دوسرا اجلاس

اس اجلاس کی صدارت محترم سیٹھ معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد نے فرمائی۔ مکرم عبد اللطیف صاحب [illegible] کی تلاوت قرآن [illegible] شیخ غلام احمد صاحب کی نظم کے بعد مکرم [illegible] معلم وقف جدید نے زیر عنوان "تمام دھرم ایک ہیں" تقریر کی۔ بعدہ اڑیسہ کے ایک مشہور کمیونسٹ لیڈر [illegible] نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی [illegible] تعلیم کو سراہا اور اس کے لئے جماعت [illegible] کو مبارکباد پیش کی۔ اس مجلس کی آخری تقریر مکرم کریم اللہ صاحب نوجوان کی تھی۔ آپ نے انگلش میں "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کے موضوع پر دلکش پیرایہ میں روشنی ڈالی۔ بعدہ مکرم

عزیزم ریاض احمد نے نظم پڑھی۔ ازاں بعد محترم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان نے کتب وید اور قرآن کریم کے حوالوں کی روشنی میں ثابت کیا کہ فی الحقیقت یہی وقت ایک روحانی مصلح کی آمد کا ہے۔ نیز یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت تمام مذہبی کتابوں میں پہلے سے بیان شدہ پیشگوئیوں کے مطابق ہوئی ہے۔ اس موقعہ پر مکرم داؤد صاحب [illegible] صاحب، وہ اپنے کسی ضروری کام کی وجہ سے کیرنگ کے جلسہ میں شریک نہ ہو سکے تاہم آپ نے [illegible] پیغام بھیجا کہ جماعت احمدیہ سے پیار کا ثبوت دیا جسکو مکرم شیخ نعیم الدین صاحب نے پڑھ کر سنایا۔

اسسٹنٹ منسٹر کی تشریف آوری

اس اجلاس کے دوران جناب حبیب اللہ خان صاحب اسسٹنٹ منسٹر [illegible] تشریف لے آئے تھے چنانچہ آپ نے اپنی تقریر میں کہا کہ اس بستی [illegible] آکر مجھے بے حد خوشی ہوئی۔ میں نے یہاں آکر [illegible] مبلغین کرام کی ان ویدیسی ہیں جو مجھے بے حد پسند آئی ہیں۔ دینی لحاظ سے تو حالت احمدپور کی قدر آوری ہے اس سے دوسرے سماجی لحاظ بہت پیچھے ہیں۔ آخر میں آپ نے کیرنگ کی ترقی کے لئے ہر ممکن تعاون دینے کا یقین دلایا۔ ازاں بعد جناب پرسن کمار پاٹ سانی ایم ایل اے اور جناب نویز ورکمار صاحب مسرا میر ڈی او نے جماعت احمدیہ کے بارے میں اچھے خیالات کا اظہار کیا۔

آخر میں صدر محترم نے فرمایا کہ میرے دل میں عرصہ دراز سے کیرنگ آنے کی خواہش تھی آج اس بستی کو جو ہندوستان میں احمدیوں کی سب سے بڑی بستی ہے دیکھ کر مجھے انتہائی خوشی ہوئی ہے [illegible] بعض جماعتی روایات [illegible] میں آپ نے احمدپور کو ایک مثالی احمدی بستی کی طرف توجہ دلائی۔ بوقت ۱/۲ ۱ بجے یہ اجلاس بخیر و خوبی ختم پذیر ہوا۔

تیسرا اجلاس

مورخہ ۲۷/۳/۸۱ کو صبح ۱/۲ ۹ بجے محترم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوت و تبلیغ کی زیر صدارت تیسرا اجلاس منعقد ہوا۔ مکرم قاری مرتضیٰ خان صاحب کی تلاوت قرآن پاک اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم کی نظم کے بعد مکرم سید غلام ہادی صاحب نے بعنوان "انسان

کی پیدائش کی غرض" تقریر کی بعدہ جناب پروفیسر ڈاکٹر این سی پنڈا صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ازاں بعد جناب ایس کے داس صاحب نے حضرت عیسیٰ کی تعلیم کے موضوع پر تقریر کی [illegible] کی جو تقریر محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب نے کی آپ نے مثالی قربانیوں کی طرف احباب کی توجہ کو مبذول کیا۔ بعدہ خاکسار نے "چودھویں صدی اور امام مہدی کا ظہور" کے موضوع پر مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدرآباد نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر اور مکرم احسان الحق خان صاحب نے تقاریر کیں۔ آخر میں عزیزم کریم الدین صاحب نے ایک نظم پڑھی۔ اس کے بعد جلسہ بحسن و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

آل انڈیا ریڈیو کا خصوصی پروگرام

اجلاس کے بعد آل انڈیا ریڈیو کے نمائندگان نے ایک خصوصی پروگرام ٹیپ کیا جس میں مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم کی تلاوت قرآن کریم۔ مکرم روشن خان صاحب کی نظم اور محترم جناب مرزا [illegible] ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ محترم مولانا بشیر احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ محترم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان۔ مکرم شمس الحق صاحب معلم وقف جدید جناب ایس کے داس صاحب اور جناب این سی پنڈا صاحب کی تقاریر شامل تھیں یہ خصوصی پروگرام مورخہ ۳۰/۳/۸۱ اور مورخہ ۵/۴/۸۱ کو دو مرتبہ نشر کیا گیا۔

چوتھا اجلاس

مورخہ ۲۷/۳/۸۱ کو بوقت چار بجے سہ پہر چوتھا اور آخری اجلاس محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی زیر صدارت شروع ہوا۔ مکرم شمس الحق خان صاحب کی تلاوت قرآن اور مکرم شیخ غلام احمد کی نظم کے بعد مکرم شیخ عزیز الیاس احمد صاحب نے زیر عنوان "تخفت کی اہلاد کمر" اور محترم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نے بعنوان "سیرت النبی صلعم" تقاریر کیں اجلاس کے آخر میں محترم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی نے "عقائد احمدیت اور صداقت مسیح موعود علیہ السلام" کے موضوع پر ایک گھنٹہ تک مدلل اور علمی تقریر فرمائی۔

اختتامی خطاب

محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنے اختتامی خطاب میں فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے پہلے مسلمانوں کی زبوں حالی اور اسلام کے خلاف عیسائیت کے ناپاک عزائم اس امر کے متقاضی تھے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی ایسا روحانی مصلح مبعوث ہو جو مسلمانوں کو ذلت و ناکامی کے اس غار سے باہر نکالے اور مخلوق عالم کو

حاصل ہوا دے [illegible] سے [illegible] حیرت تھی [illegible] علیہ [illegible] یہ اعلان فرمایا کہ [illegible] زندہ خدا کو [illegible] اور اسلام [illegible] تمام ادیان پر ثابت کیا [illegible] پھر آپ نے حضرت رسول کریم صلعم کے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے [illegible] ایمان افروز [illegible] کو دلنشین پیرایہ میں بیان [illegible] بہت اثر ہوا۔

بیعتیں | اس جلسہ کے دوران خدا تعالیٰ کے فضل سے پانچ سعید روحوں نے بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کی سعادت نصیب کی۔ اللہ تعالیٰ ان نو [illegible] کو [illegible] میں [illegible] ان حضرت صاحبزادہ صاحب نے دو [illegible] آخر میں [illegible] [illegible] جماعت احمدیہ کیرنگ [illegible] بخیر و خوبی [illegible]

خوردہ میں جلسہ | [illegible] کو ناد چن کلب خوردہ کے وسیع میدان میں جلسہ پیشوایان مذاہب منعقد ہوا گی زیر صدارت ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف اسکول کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں مکرم بشیر احمد صاحب خادم کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم روشن احمد خان صاحب کی نظم کے بعد [illegible] پیاری بیٹرک بسری داندھی ہا پدمسرہ دیو کمار دانو۔ مکرم مولانا بشیر احمد صاحب [illegible] محمد کریم اللہ صاحب نوجوان [illegible] عنوانات پر تقاریر کیں آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے اسلامی تعلیم [illegible] پر مشتمل تقریر فرمائی۔ صدر جلسہ نے جماعت احمدیہ کی طرف سے اس جلسہ کے انعقاد [illegible] اور خواص [illegible] احمدیت [illegible] پیار و محبت بڑھے۔ خدا کے فضل سے یہ جلسہ بہت کامیاب رہا۔ کافی تعداد میں ہندو اور غیر احمدی بھائیوں نے آکر جلسہ کی کارروائی سماعت کی۔

اس جلسہ کے انتظام کی تمام ذمہ داری مکرم مولوی شیخ عزیز الدین صاحب [illegible] تھی آپ نے بہت محنت کے ساتھ کام کر کے اس کو کامیاب بنایا۔ اس جلسہ کے لئے ایک دیگ کلاکند کی تیار کی گئی تھی جو خوردہ ٹاؤن کے معززین میں تقسیم کیا گیا۔ کیرنگ کے خدام نے بھی اس جلسہ کو کامیاب بنانے کیلئے بھرپور تعاون دیا۔ فجزاھم اللہ

خدام کا جلسہ | مورخہ ۲۸/۳/۸۱ [illegible] بجے محترم سیٹھ محمد معین الدین [illegible] صدارت [illegible] خدام کا ایک جلسہ ہوا جس میں مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم۔ مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان۔ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس اور محترم سیٹھ صاحب نے خدام کو اپنی قیمتی نصائح سے نوازا [illegible] بجے اکرام [illegible] پارٹی کی طرف سے

اخبارِ قادیان

مکرم چوہدری محمود احمد صاحب عارف ناظر بیت المال آمد قادیان جو ۱۸ فروری ۱۹۸۱ء سے مالی دورہ پر تھے، صوبہ بہار، بنگال اور اُڑیسہ کی بعض جماعتوں کا دورہ مکمل کرکے مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۸۱ء کو دارالامان واپس پہنچ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے دورہ کو بابرکت فرمائے آمین۔

درخواست ہائے دُعا

(۱) — عزیز انعام اشعر خان صاحب ابن مکرم فضل الٰہی خان صاحب درویش نائب ناظر امور عامہ قادیان) مقیم فرینکفورٹ (مغربی جرمنی) مبلغ چار صد روپے چندہ وقفِ جدید اور کچھ رقم صدقہ کی مدّ میں بھجواتے ہوئے اپنے بیٹے عزیز ثمر سلمہ کی صحت و عافیت نیز اپنی اور اپنے چھوٹے بھائی عزیز عطاء الٰہی خان صاحب کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ خاکسار: ملک صلاح الدین انچارج وقفِ جدید قادیان۔

(۲) — مکرم عبدالسلام صاحب صدر جماعت احمدیہ بنارس اپنے بیٹے عزیز منظر السلام صاحب انجینئر، اپنی اہلیہ اور خود کی صحت و سلامتی اور دینی و دُنیوی ترقیات کے لئے قارئینِ بدر کی خدمت میں دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ ناظر بیت المال آمد۔ قادیان۔

(۳) — مکرم خواجہ عبدالواحد صاحب انصاری حیدر آباد کو چند یوم سے پیشاب کی بندش اور جسمانی ضعف کی شدید تکلیف لاحق ہے۔ موصوف مبلغ تیس روپے مختلف مدات میں بھجواتے ہوئے احبابِ جماعت سے اپنی کامل صحت و شفایابی کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار: نصیر الدین ابن مکرم حافظ اللہ دین صاحب درویش قادیان۔

(۴) — خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیز منصور احمد سلمہ بی۔اے فائینل کا اور چھوٹی بہن عزیزہ غزالہ انٹر فائینل کا امتحان دے رہی ہے۔ ہر دو عزیزان کی نمایاں کامیابی کے لئے بزرگان و احبابِ جماعت کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: طاہرہ اقبال اہلیہ مظفر احمد اقبال قادیان۔

(۵) — جماعت احمدیہ بمبئی کے مکرم یوحسن صاحب دمہ کے دیرینہ مرض میں مبتلا ہیں۔ اسی طرح مکرم یوعبد اللہ صاحب کی اہلیہ محترمہ عرصہ قریباً بیس سال سے دوران سر کی تکلیف سے دوچار ہیں۔ ہر دو مریضان کی کامل صحت و شفایابی۔ نیز مکرم عبدالشکور صاحب ہیر بکر، مکرم عبدالباری صاحب اور مکرم سید فرقان احمد صاحب کی دینی و دُنیوی ترقیات اور جماعت کے احمدی طلباء و طالبات کی امتحانات میں نمایاں کامیابی کے لئے بزرگان و احباب کرام کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: غلام نبی نیاز مبلغ انچارج بمبئی۔

(۶) — میرا ایک بھائی عزیز طارق احمد سلمہ میٹرک کا امتحان دے رہا ہے اسی طرح خاکسار کا بیٹا عزیز منصور احمد سلمہ، بیٹی عزیزہ مسرت الماس اور دیگر برادران شمیم احمد، نعیم احمد اور عزیز احمد سلمہم اللہ مختلف امتحانات میں شریک ہو رہے ہیں۔ سب عزیزان کی نمایاں کامیابی کے لئے دُعاؤں کی خواستگار ہوں۔ خاکسار: قدسیہ سلطانہ۔ بوکارو (بہار)

(۷) — خاکسار اپنی خالہ صاحبہ کی کامل صحت و شفایابی کے لئے نیز والد محترم، خسر محترم اور خوشدامن صاحبہ کی صحت و عافیت، درازیٔ عمر اور ہر قسم کی آفات سے محفوظ رہنے کے لئے قارئینِ بدر کی دُعاؤں کا محتاج ہے۔ خاکسار: مزمل احمد خان بوکارو (بہار)

(۸) — خاکسار کے دو بھانجے اور ایک بھانجی امسال بورڈ کے امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔ ہر سہ عزیزان کی نمایاں کامیابی کے لئے دُعاؤں کی عاجزانہ درخواست ہے۔

خاکسار: محمد عبدالحق انسپکٹر وقفِ جدید قادیان۔

(۹) — خاکسار کی والدہ محترمہ کی طبیعت عرصہ سے ناساز چلی آ رہی ہے۔ جملہ بزرگان و احبابِ جماعت کی خدمت میں والدہ کی کامل صحت و شفایابی اور اپنے امتحان ریلوے سروس کمیشن میں نمایاں کامیابی کے حصول کے لئے دُعاؤں کا خواستگار ہوں۔

خاکسار: سید عارف احمد سیکرٹری مال و تبلیغ جماعت احمدیہ موتی ہاری (بہار)

(۱۰) — مکرم انوار الدین صاحب مبلغ پندرہ روپے صدقہ میں بھجواتے ہوئے اپنے بچوں عزیزان عبدالرزاق و عبدالقدوس کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں ۔۔۔!! (محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان)

(حضرت) عیسیٰؑ نے کشمیر میں وفات پائی — بقیہ صفحہ (۶)

خود کو مخفی رکھنے کی سعی بھی کی۔ کیونکہ مرقس (۱۶: ۱۲) کے بموجب "اس کے بعد وہ دوسری صورت میں ان میں سے دو کو جب وہ دیہات کی طرف پیدل جا رہے تھے دکھائی دیا۔" یہ ایک معقول بات معلوم ہوتی ہے کہ (حضرت) عیسیٰ اس دوران دماغی اور جسمانی طور پر قطعاً مضمحل ہو چکے ہوں۔ اور اس عالم میں ان کے لئے فلسطین سے ہجرت صرف ایک صورت واحد تھی۔

جیسا کہ ہم آئندہ باب میں ملاحظہ کریں گے کہ ان کا ایک مشن ابھی قابلِ تکمیل تھا جو اسرائیل کی گمشدہ قبیلوں کی تلاش و نجات پر مبنی تھا۔ چنانچہ اگر وہ صلیب پر وفات پا جاتے تو ظاہر ہے کہ یہ مشن ادھورا رہ جاتا۔ بعدہٗ وہ حواریوں سے حتمی طور پر رخصت ہو کر مشرق کی جانب روانہ ہوئے۔

(باقی آئندہ)

وفات یافتہ موصیان کے بارے میں مضامین

احبابِ جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وفات یافتہ موصیان کے بارے میں جو بھی خبر، اطلاع یا مضمون برائے اشاعت بھیجا جائے اس پر اپنے علاقہ کے امیر یا صدر صاحب کی تصدیق ضروری ہے۔ صدر صاحب مجلس کارپرداز کی ہدایت ہے کہ متعلقہ تصدیق کے بغیر ایسے مضامین وغیرہ شائع نہ کئے جائیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ اس کی پابندی فرمائیں۔ (اِدارہ)

درخواستِ دُعا

میرے بہنوئی سید عبدالنفی صاحب ترہ پورہ بھاگلپور (بہار) پیٹ درد کے عارضہ سے اکثر بیمار رہتے ہیں۔ نیز اُن کا چھوٹا لڑکا سید کاشف بھی بیمار ہے۔ اسی طرح میرے خالو اے۔ آر۔ ارشد چوہدری صاحب آف مکڑوال پاکستان دردِ گردہ سے سخت بیمار ہیں۔ ان سب کی کامل شفایابی کے لئے نیز خاکسار کے امتحان ایم۔اے میں نمایاں کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: وحید الدین بی۔اے کارکن وکالت مال تحریک جدید قادیان۔

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR.
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS,
PHONES:- 52325 / 52686. P.P.
ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز :-
چپل پروڈکٹس
۲۹/۴۲ مکنیا بازار۔ کانپور (یو۔پی)

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
AUTOWINGS,
32 – SECOND MAIN ROAD.
C. I. T. COLONY
MADRAS – 600004.
PHONE No. 76360.
آٹو ونگس

مجالسِ انصار اللہ کی فوری توجّہ کے لئے

انتخابات خدا تعالیٰ کے فضل سے ۵ فروری ۱۹۸۱ء کے اخبار "بدر" تک ستر مجالس انصار اللہ کے نئے انتخابات ہو چکے ہیں۔

درستی انتخاب قبل ازیں اخبار "بدر" مورخہ ۲۲/۵/۸۰ میں مجلس انصار اللہ کرڈاپلی کا انتخاب شائع ہوا تھا۔ اب دوبارہ اس کی درستی شائع کی جاتی ہے۔ احباب درستی کرلیں۔

مکرم محمد صدیق صاحب زعیم مجلس انصار اللہ کرڈاپلی۔

ماہانہ رپورٹ کارگذاری تمام مجالس انصار اللہ کو فارم ماہانہ رپورٹ کارگذاری ارسال کئے گئے تھے۔ صرف مجلس انصار اللہ چنتہ کنٹہ کی طرف سے ماہِ جنوری سے ماہِ دسمبر ۱۹۸۰ء تک رپورٹیں موصول ہوئیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

مجلس انصار اللہ	کیرنگ	آٹھ	رپورٹیں	موصول ہوئیں
〃 〃	سکندر آباد	چھ	〃	〃 〃
〃 〃	وڈمان	پانچ	〃	〃 〃
〃 〃	بھدرک	چار	〃	〃 〃
〃 〃	یاڑی پورہ	تین	〃	〃 〃

باقی مجالس سے بے قاعدہ رپورٹیں ارسال کیں۔ لہذا تمام ناظمین اعلیٰ اور جملہ زعمائے کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی رپورٹ کارگذاری ماہانہ باقاعدہ بھجوائیں تاکہ آپ کی کارگذاری کی رپورٹ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بغرضِ دعا و اطلاع بھجوائی جاتی رہے۔

فارم تشخیص چندہ اراکین مجلس انصار اللہ تمام مجالس انصار اللہ کو فارم تشخیص چندہ اراکین مجلس انصار اللہ ارسال کئے گئے تھے۔ صرف چند مجالس کی طرف سے فارم پُر ہو کر واپس آئے۔ اب تمام مجالس برائے سال ۱۹۸۱ء چندہ تشخیص کر کے فارم ارسال فرمائیں۔

رسید بک چندہ مجلس انصار اللہ رسید بک چندہ مجلس انصار اللہ اردو اور انگریزی طبع کرائی گئی ہیں۔ بہت سی مجالس کو رسید بک مہیا کر دی گئی ہیں۔ ضرورت مند مجالس دفتر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان سے منگوا لیں۔ جملہ مجالس کے زعماء کرام ماہوار چندہ مجلس کے ساتھ ساتھ چندہ سالانہ اجتماع بھی ابھی سے کوشش کر کے بھجوائیں۔ اور ہر مجلس اپنا کم از کم ایک نمائندہ سالانہ اجتماع میں ضرور بھجوائے۔ ابھی سے تیاری کریں۔ خواہ مجلس مجموعی طور پر اپنی طرف سے آمد و رفت کے کرایہ کا انتظام کر کے اپنا نمائندہ بھجوائے۔

سالانہ اجتماع انصار اللہ انشاء اللہ تعالیٰ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا دوسرا سالانہ اجتماع دو دن ہوگا۔ تاریخوں کا اعلان حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے کر دیا جائے گا۔ جملہ ناظمینِ اعلیٰ۔ ناظمینِ اضلاع۔ زعمائے اعلیٰ اور زعماء مجالس انصار اللہ کی اس اجتماع میں حاضری ضروری ہے۔ بصورت دیگر اپنے نمائندے بھجوائیں۔ اور اس کی اطلاع دفتر مرکزیہ میں ابھی سے دیدیں۔

اخبار "بدر" ہر رکن انصار اللہ اخبار "بدر" کا مطالعہ کرے۔ اپنے نام پرچہ جاری کرائیں اور اخبار "بدر" کی توسیعِ اشاعت میں بھرپور حصہ لیں۔

تعلیم القرآن حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھانے کا کام مجلس انصار اللہ کے سپرد کیا ہے۔ لہذا عہدیداران اور اراکین انصار اللہ اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں ٭

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

دینی نصاب برائے مبلغین و معلّمین

جملہ مبلغین و معلّمین جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ان کے امتحان دینی نصاب بابت سال ۱۹۸۱ء کیلئے دو کتب (۱) تحفۃ الندوہ اور (۲) دعوۃ الامیر مقرر کی گئی ہیں امتحان مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۸۱ء کو ہوگا۔ اس کی تیاری رکھیں ٭ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

دوسری آل مہاراشٹرا احمدیہ مُسلم کانفرنس بمبئی

بتاریخ ۹-۱۰ مئی ۱۹۸۱ء - بروز ہفتہ و اتوار

امسال آل مہاراشٹرا احمدیہ مُسلم کانفرنس کا انعقاد حسبِ فیصلہ مجلس انتظامیہ مہاراشٹرا ۹ اور ۱۰ مئی ۱۹۸۱ء کو بمبئی میں ہوگا۔ انشاء اللہ۔ کانفرنس کے انتظامات کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے پندرہ افراد پر مشتمل مجلس انتظامیہ کا تقرر ہوا ہے۔ جس کے صدر مکرم سید شہاب احمد صاحب ہوں گے۔ جبکہ مکرم محمد سلیمان صاحب جنرل سیکرٹری اور خاکسار و مکرم عبدالشکور صاحب ہر دو سیکرٹریان ہوں گے۔ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ انفرادی اور اجتماعی طور پر اس کانفرنس میں شرکت کر کے خدمت کا موقعہ دیں۔ نیز کانفرنس کی نمایاں کامیابی کے لئے دردِ دل سے دُعا کریں۔ امکان ہے کہ اس کانفرنس میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان بھی ازراہِ شفقت شرکت فرمائیں گے۔

پتہ :- احمدیہ مُسلم مشن۔ الحق بلڈنگ
۱۷- کلب بیک روڈ- بمبئی - ۴۰۰۰۰۸

خاکسار: وی۔ عبدالرحیم
سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ بمبئی

خصوصی دُعائیں حاصل کرنے کا طریق!

ہر احمدی طالب علم اپنے امتحان کے نتیجہ کی اطلاع

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کو دے

مجلس مشاورت ۱۹۸۰ء کے موقعہ پر حضور انور نے فرمایا :-

"سارے جماعت کے لئے اعلان ہے کہ پہلی کلاس (کنڈرگارٹن) سے لے کر پی ایچ ڈی تک امتحان دینے والا ہر احمدی بچہ (لڑکا اور لڑکی) مجھے خط لکھے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ ہر ایک کے لئے خاص طور پر دُعا کروں گا۔ اور دفتر کی طرف سے ان کو جواب بھی دیا جائے گا۔"

مہتمم اُمورِ طلباء مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

منظوری انتخاب لجنہ اماء اللہ مُسکرا (یو۔ پی)

مسکرا کی مندرجہ ذیل عہدیداران کو ستمبر ۱۹۸۳ء تک کی منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ بہترین رنگ میں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان)

صدر لجنہ...... محترمہ اصغری بیگم صاحبہ
سیکرٹری...... 〃 امۃ القیوم پروین صاحبہ
〃 مال...... 〃 عابدہ بیگم صاحبہ
〃 تعلیم.... 〃 امۃ القیوم پروین صاحبہ
نگران ناصرات... 〃 ستارا بیگم صاحبہ۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبارِ بدر خود خرید کر پڑھے ٭ (مینیجر بدر)